ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور
27
www.tanzeem.org
14 تا 20 جولائی (2015)

اس شمارے میں

عید کبھی روزوں سے پہلے نہیں آ سکتی

رمضان: جشنِ نزولِ قرآن
قرآن مجید کی عظمت وافادیت

کب ڈرا سکتا ہے......

مسائل میں گھری امت کی عید

عید کے دن کے مسائل

بی بی سی کی رپورٹ اورایم کیوایم

مشرقی روایات کا جنازہ

تنظیم اسلامی کے تربیتی پروگرام

عید سعید کا پیغام

عید الفطر ایک جشن مسرت ہی نہیں، ایک عبادت بھی ہے۔ یہ ایک بہت بڑی عبادت یعنی روزہ کا اختتام ہے۔ فطرہ ادا کرنے کے بعد یوم فطر کی سب سے پہلی مشغولیت عید کی نماز ہے جو اللہ کے حضور بطور شکرانہ ادا کی جاتی ہے۔ اسلامی معاشرہ کے تمام افراد کا عید گاہ میں جمع ہونا، مل کر اللہ کی تکبیر بلند کرنا، اس کی حمد وثنا بیان کرنا، اس کے حضور رکوع وسجود کرنا، اس کی بارگاہ کرم سے مغفرت طلب کرنا، بھلائیوں اور رحمتوں کی دُعائیں مانگنا شکر وعبادت کی ایک ایسی مقدس فضا پیدا کر دیتا ہے کہ دل ایک دوسرے کی طرف جھکنے اور سب کے لیے ایک ہونے اور نیک بننے کی ترغیب پیدا ہو جاتی ہے۔

نماز عید کی یہ اجتماعی تقریب جس میں چھوٹے بڑے، ہر رنگ، ہر نسل، ہر قبیلہ، ہر برادری، ہر طبقہ سے تعلق رکھنے والے مسلمان اکٹھے ہو جاتے ہیں، مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والوں، مختلف زبان بولنے والوں کی یہ یکجائی ان کے باہمی اتفاق واتحاد کے رجحان کو تقویت دیتی ہے، اور یہ احساس پیدا ہو جاتا ہے کہ ہم علیحدہ نہیں، ہم ایک ہیں، ہم غیر نہیں، ہم بھائی ہیں، ہمارا خدا ایک ہے، ہمارا رسول ایک ہے، ہمارا قبلہ ایک ہے، ہمارا قرآن ایک ہے، ہمارا مسلک اور دین ایک ہے اور ہم ایک بہت بڑی عالمی برادری ہیں جو خدا کی وفاداری اور اطاعت رسولﷺ کی پیروی ومتابعت کے پاکیزہ اصولوں پر وجود میں آئی ہے، ہم کو ایک دوسرے سے نفرت نہیں کرنا چاہیے بلکہ ایک دوسرے سے محبت ومعاونت کرنا چاہیے، عید سعید کا یہی مقصود اور یہی پیغام ہے۔

محمود فاروقیؒ

الہدیٰ (667)
ڈاکٹر اسرار احمد

فضول خرچ شیطان کے بھائی

سُورۃ بَنِیٓ اِسْرَآءِیل | بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ | آیت:27

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ وَكَانَ الشَّيْطٰنُ لِرَبِّهٖ كَفُوْرًا ﴿۲۷﴾

آیت ۲۷ ﴿اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ كَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّيٰطِيْنِ ۭ﴾ ’’یقیناً مال کو فضول اڑانے والے شیاطین کے بھائی ہیں۔‘‘

یہاں پر مبذرین کو جو شیاطین کے بھائی قرار دیا گیا ہے‘ اس کی منطق اور بنیاد کیا ہے؟ یہ بات جب میری سمجھ میں آئی تو مجھ پر قرآن کے اعجاز کا ایک نیا پہلو منکشف ہوا۔ سورۃ المائدۃ کی آیت ۹۱ میں اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: ﴿اِنَّمَا یُرِیْدُ الشَّیْطٰنُ اَنْ یُّوْقِعَ بَیْنَکُمُ الْعَدَاوَۃَ وَالْبَغْضَآءَ فِی الْخَمْرِ وَالْمَیْسِرِ ......﴾ ’’شیطان تو یہی چاہتا ہے کہ تمہارے درمیان دشمنی اور بغض پیدا کرے شراب اور جوئے کے ذریعے سے......‘‘ اس آیت کے مضمون پر غور کرنے سے یہ حقیقت سمجھ میں آتی ہے کہ شراب اور جوا شیطان کے وہ خطرناک ہتھیار ہیں جن کی مدد سے وہ انسانوں کے درمیان بغض وعداوت کی آگ کو بھڑکا کر اپنے ایجنڈے کی تکمیل چاہتا ہے۔ چنانچہ اگر شیطان کا ہدف انسانوں کے دلوں میں ایک دوسرے کے خلاف بغض اور عداوت کے جذبات پیدا کرنا ہے تو اس کا یہ ہدف تبذیر کے عمل سے بھی بخوبی پورا ہو جاتا ہے اور یوں ’’مبذرین‘‘ اس مکروہ ایجنڈے کی تکمیل کے لیے شیطان کے کندھے سے کندھا اور اس کے قدم سے قدم ملائے سرگرمِ عمل نظر آتے ہیں۔ اس تلخ حقیقت کو ایک مثال سے سمجھیں۔ ذرا تصور کریں کہ ایک سیٹھ صاحب کی بیٹی کی شادی کے موقع پر اس کی کوٹھی بقعۂ نور بنی ہوئی ہے‘ خوب دھوم دھڑکا ہے اور محض نمود ونمائش کے لیے مال ودولت کو بے دریغ لٹایا جا رہا ہے۔ دوسری طرف اسی سیٹھ صاحب کا ایک ملازم ہے جو صرف اپنی غربت کے سبب اپنی بیٹی کے ہاتھ پیلے نہیں کر پا رہا اور سیٹھ صاحب کے یہ تمام تبذیری چلن اپنی آنکھوں سے دیکھ رہا ہے۔ یہ سب کچھ دیکھتے ہوئے لازمی طور پر اس غریب کے دل میں نفرت‘ بغض اور دشمنی کا لاوا جوش مارے گا۔ اب اگر اسے موقع ملے تو یہ آتش فشاں پوری شدت سے پھٹے گا اور وہ غریب ملازم اپنے مالک کا پیٹ پھاڑ کر اس کی دولت حاصل کرنے کی کوشش کرے گا۔ اسی طرح فضول لٹائی جانے والی دولت کی نمائش سے امراء کے خلاف معاشرے کے محروم لوگوں کے دلوں میں بغض وعداوت اور نفرت کی آگ بھڑکتی ہے اور یوں شیطان کے ایجنڈے کی تکمیل ہوتی ہے۔ اسی شیطانی ایجنڈے کی تکمیل کے لیے معاونین کا کردار ادا کرنے کے باعث مبذرین کو یہاں ’’اِخوان الشّیاطین‘‘ قرار دیا گیا ہے۔

﴿وَکَانَ الشَّیْطٰنُ لِرَبِّہٖ کَفُوْرًا ﴿۲۷﴾﴾ ’’اور یقیناً شیطان اپنے رب کا بہت ہی ناشکرا ہے۔‘‘

فرمانِ نبویؐ

فضول خرچی سے بچو

عَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَیْبٍ عَنْ أَبِیْهِ عَنْ جَدِّهٖ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ: ((**کُلُوْا وَتَصَدَّقُوْا وَالْبَسُوْا فِیْ غَیْرِ اِسْرَافٍ وَلَا مَخِیْلَةٍ**))

(رواہ سنن نسائی)

عمرو بن شعیب، عبداللہ بن عمرو بن العاص سے روایت ہے کہ رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا تم لوگ کھاؤ اور صدقہ خیرات کرتے رہو اور کپڑا پہنو لیکن فضول خرچی سے بچتے رہو۔‘‘

تشریح: اپنے مال کو فضول خرچی میں ضائع نہ کرے بلکہ کفایت شعاری اور احتیاط کے ساتھ خرچ کرے اور تھوڑا بہت پس انداز کرنے کی کوشش بھی کرے اور اس کی حفاظت کرے تاکہ وہ کسی فوری ضرورت کے وقت کسی کا محتاج نہ رہے اور قلبی اطمینان واستغناء کی وجہ سے اپنے دین کی سلامتی حاصل رہے۔

ہفت روزہ
ندائے خلافت
لاہور

تا خلافت کی بنا دنیا میں ہو پھر استوار
لا کہیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگر

تنظیم اسلامی کا ترجمان نظامِ خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

27 رمضان تا 3 شوال المکرم 1436ھ جلد 24
14 تا 20 جولائی 2015ء شمارہ 27

مدیر مسئول: حافظ عاکف سعید
مدیر: ایوب بیگ مرزا
نائب مدیر: محمد خلیق
ادارتی معاون: فرید اللہ مروت

نگران طباعت: شیخ رحیم الدین
پبلشر: محمد سعید اسعد، طابع: رشید احمد چودھری
مطبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ، لاہور

مرکزی دفتر تنظیم اسلامی:
67-اے، علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو، لاہور-54000
فون: 36316638-36366638-
E-Mail:markaz@tanzeem.org
مقام اشاعت: 36-کے، ماڈل ٹاؤن، لاہور-54700
فون: 35869501-03 فیکس: 35834000
publications@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 12 روپے

سالانہ زرِ تعاون
اندرونِ ملک...... 450 روپے
بیرون پاکستان

انڈیا------------------(2000 روپے)
یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (2500 روپے)
امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (3000 روپے)
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر
"مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن" کے عنوان سے ارسال کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

"ادارہ" کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

ادار یہ
مرزا ایوب بیگ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

عید کبھی روزوں سے پہلے نہیں آ سکتی

سندھ میں رینجر کی بعض کارروائیوں کی وجہ سے اراکین اسمبلی سخت نالاں ہیں لہٰذا صوبائی مقننہ اور اسٹیبلشمنٹ کے درمیان تصادم کی کیفیت ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ پاکستان پیپلز پارٹی جو سندھ کی حکمران جماعت ہے اور ایم کیو ایم جو سندھ کے شہروں کی بڑی جماعت ہے اور کبھی کبھار وہاں اپوزیشن کا روپ بھی دھار لیتی ہے، اِس حوالہ سے دونوں متحد ہو گئی ہیں۔ گویا دیہی سندھ اور شہری سندھ کی یہ دونوں نمائندہ جماعتیں مشترکہ طور پر کراچی میں رینجرز کے خلاف محاذ بنا چکی ہیں۔ دلچسپ بات یہ ہے کہ رواں سال کے آغاز میں یعنی چند ماہ پہلے ایم کیو ایم کے قائد الطاف بھائی زور انداز میں فوج سے اپیل کر رہے تھے کہ وہ کراچی میں مکمل کنٹرول حاصل کر کے کراچی کو قتل و غارت، بھتہ خوری، ٹارگٹ کلنگ اور اغوا برائے تاوان جیسی وارداتوں سے نجات دلائے۔ بعدازاں، اس سے بھی آگے بڑھتے ہوئے الطاف بھائی نے یہ مطالبہ بھی کر ڈالا کہ فوج ملک بھر میں اقتدار پر قبضہ کر لے۔ پیپلز پارٹی تو ایک مدت سے کراچی میں رینجرز کے قیام کی مدت میں بخوشی توسیع کرتی چلی آ رہی تھی۔ لیکن ان ہی رینجرز نے جب ایسے جرائم پیشہ افراد پر ہاتھ ڈالا جن کا تعلق ایم کیو ایم سے تھا اور وہ اُن کا تعاقب کرتے ہوئے نائن زیرو تک جا پہنچے تو ایم کیو ایم اور اُن کے قائد الطاف بھائی نے چیخ و پکار کرنا شروع کر دی۔ اس وقت تک پاکستان پیپلز پارٹی کو رینجرز سے کوئی خاص شکایت نہ تھی اور نہ ہی اُنہوں نے کسی ردِعمل کا اظہار کیا۔ فوج جب اس نتیجہ پر پہنچی کہ معاشی دہشت گردی یعنی کرپشن اور بدعنوانی کے سیلاب کے آگے بند باندھے بغیر کراچی سے قتل و غارت گری اور ہر نوعیت کی دہشت گردی پر قابو نہیں پایا جا سکتا اور اُنہوں نے بعض محکمہ جات پر چھاپے مار کر فائلوں پر قبضہ کیا اور بعض افسران کو گرفتار کیا تو یہ انکشاف ہوا کہ اس معاشی دہشت گردی کے ڈانڈے پاکستان پیپلز پارٹی اور بلاول ہاؤس سے جا ملتے ہیں۔ بعض افسران نے واضح طور پر کہا کہ وہ اس بدعنوانی سے حاصل ہونے والی رقم کا ستر فیصد روزانہ کی بنیاد پر بلاول ہاؤس پہنچاتے ہیں تو آصف زرداری پر واضح ہو گیا کہ وہ گھیرے میں آ چکے ہیں۔ اُنہوں نے ایک عجیب و غریب فیصلہ کیا۔ وہ افغانستان کے دورے پر کابل پہنچے اور عبداللہ عبداللہ سے ملاقات کی۔ بعض ذرائع نے یہ خبر بریک کی کہ کابل میں آصف زرداری نے فوج کے خلاف بہت زہر اگلا۔ شاید وہ براستہ کابل امریکہ تک یہ خبر پہنچانا چاہتے تھے کہ وہ پاکستانی فوج کے خلاف سٹینڈ لینے کو تیار ہیں۔ بہرحال بقول راوی، یہ سب کچھ جی ایچ کیو کو من و عن معلوم ہو گیا۔ آصف زرداری نے واپس آ کر آرمی چیف سے ملاقات کے لیے سر توڑ کوشش کی لیکن وہ ناکام ہوئے۔ دروغ بر گردن راوی۔ پاکستان پیپلز پارٹی نے ابھی تک اس خبر کی تردید نہیں کی۔ بعدازاں آصف زرداری ایک تقریب میں پارٹی کے جیالوں سے خطاب کرتے ہوئے پھٹ پڑے اور اُنہوں نے کہا ''تم تین سال کے لیے ہو، ہم سیاست دان ہمیشہ کے لیے ہیں۔ ہم سے اگر چھیڑ چھاڑ کی تو ہم تمہاری اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔''

یہ ہے وہ پس منظر جس کی بنیاد پر آج ریاست پاکستان کے دو ادارے یعنی سندھ انتظامیہ بلکہ سندھ اسمبلی اور پاک فوج ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے ہیں اور سندھ حکومت نے زبردست مزاحمت کے بعد پاکستان

رینجرز کو پہلی مرتبہ صرف ایک ماہ کی توسیع دی ہے اور وہ بھی مشروط کہ اس توسیع کی سندھ اسمبلی منظوری دے گی۔ یہاں ہم ایک اہم اور خطرناک بات قارئین کے گوش گزار کرنا ضروری سمجھیں گے کہ ملک بھر میں ہر سطح پر یہ تاثر ہے کہ پاکستان مسلم لیگ (ن) کی مرکز میں حکومت مکمل طور پر فوج کی پشت پر ہے اور پاکستان پیپلز پارٹی کے خلاف سٹینڈ لے چکی ہے، لیکن ہمیں اس تاثر سے اتفاق نہیں۔ ہماری رائے میں پاکستان مسلم لیگ کی حکومت خصوصاً وزیر اعظم میاں نواز شریف اگر ایم کیو ایم نہیں تو پاکستان پیپلز پارٹی سے یقیناً پوری پوری ہمدردی رکھتے ہیں۔ عجیب اتفاق ہے کہ نواز شریف اپنی پوزیشن یعنی پاکستان پیپلز پارٹی کو غیر متوقع طور پر مضبوط حالت میں دیکھنا چاہتے ہیں۔ لہٰذا مرکزی حکومت ظاہری طور پر اور کاغذی سطح پر (on paper) فوج کے ساتھ ہے اور یہ اُس کی مجبوری ہے جب کہ اصلاً اور حقیقتاً اور دلی طور پر وہ فوج کے مخالفین کے ساتھ ہے۔ یہ ہماری رائے ہے جو غلط بھی ہو سکتی ہے۔ لیکن ہماری یہ رائے بلا دلیل اور بلا جواز نہیں ہے۔ فوج نے احتساب کا عمل ایم کیو ایم اور دوسری ایسی جماعتوں کے خلاف شروع کیا جن پر بھتہ خوری اور ٹارگٹ کلنگ وغیرہ کا الزام تھا لیکن بعدازاں پاکستان پیپلز پارٹی کی معاشی دہشت گردی کے خلاف کارروائی کی نوبت آ گئی۔ مسلم لیگ (ن) سمجھتی ہے کہ اس کے بعد اُن کی باری بھی آ سکتی ہے، کیونکہ نواز حکومت کے خلاف بھی کرپشن کے بہت سے الزامات ہیں۔ نیب کے چیئرمین قمر الزمان چودھری جو نواز شریف کے پرانے خدمت گزار ہیں، اُنہیں خاص طور پر سرکاری ملازمت سے استعفیٰ دلوا کر یہ منصب دیا گیا تھا۔ اُنہیں جی ایچ کیو طلب کیا گیا ہے اور اُس کے بعد وہ بدلے بدلے نظر آ رہے ہیں جبکہ حکومتی وزرا خصوصاً وزیر اطلاعات پرویز رشید جنہیں حقیقت میں وزیر اعظم نواز شریف کے پرائیویٹ سیکرٹری کی حیثیت حاصل ہے، وہ نیب کے چیئرمین پر بڑی زبان درازی کر رہے ہیں۔

ہمیں یہ منظر نظر آ رہا ہے کہ ایک طرف فوج ہے اور دوسری طرف پاکستان کی دونوں بڑی سیاسی جماعتیں جو کم از کم تین چوتھائی پاکستان پر حکومت کر رہی ہیں۔ فوج کے ساتھ صرف پاکستان تحریک انصاف کھڑی نظر آتی ہے جس کی پختون خوا جیسے حساس صوبہ میں حکومت ہے۔ علاوہ ازیں پاکستان تحریک انصاف کے چیئرمین پنجاب میں ذاتی لحاظ سے بہت پاپولر ہیں جبکہ تحریک انصاف پنجاب میں پیپلز پارٹی کا متبادل بن کر سامنے آئی ہے اور مسلم لیگ (ن) کے لیے ایک بڑا چیلنج بن چکی ہے۔ یہ مورچہ بندی ہو چکی ہے۔ ہماری رائے میں داخلی سطح پر ہم خانہ جنگی کے دہانے پر کھڑے ہیں۔ جوڈیشل کمیشن کا فیصلہ جلتی پر تیل کا کام کر سکتا ہے۔ یہاں اس نکتہ کو بھی فراموش نہیں کیا جا سکتا کہ جنرل راحیل شریف اپنے بعض اقدامات کی وجہ سے ملک بھر میں بہت مقبول ہیں۔ لیکن ہمیں مارشل لاء کے نفاذ کا کوئی امکان نظر نہیں آتا۔ اگر صورت حال بہت بگڑتی ہے تو ایک عبوری سیٹ اپ کے قیام کا قوی امکان ہے جو بے رحم اور across the board احتساب کرے گا۔ یہ عبوری سیٹ اپ اور احتساب کامیاب ہوتا ہے یا ناکام، کچھ کہنا قبل از وقت ہے۔ البتہ ہم یقین سے یہ کہہ سکتے ہیں کہ موجودہ عوام دشمن استحصالی نظام کے دن گنے جا چکے ہیں۔ یہ نظام اگلے بارہ سے اٹھارہ ماہ کے عرصے میں زمین بوس ہوتا نظر آ رہا ہے۔ لیکن اس سے بڑی اور بہت ہی بڑی مصیبت آنے والے وقت میں ہمارے گلے پڑ سکتی ہے۔ وہ یہ کہ اس منافق نظام کی بجائے خالصتاً سیکولر بلکہ ملحد نظام پاکستان پر مسلط ہو سکتا ہے۔ لہٰذا اسلامی جماعتوں کی قیادتوں اور کارکنوں کے لیے فیصلہ کن مرحلہ آن پہنچا ہے۔ اگر اب بھی وہ دین کے حوالے سے متحرک نہیں ہوتے اگر اب بھی وہ سیاسی مصلحتیں ترک نہیں کرتے، اگر اب بھی دنیا کی دین پر ترجیح رہتی ہے اور دنیا سے بچے کھچے وقت میں دین کے حوالے سے ڈنگ ٹپاؤ طرزِ عمل جاری رہتا ہے، اگر اب بھی زیادہ توجہ اس طرف رہتی ہے کہ میڈیا میں ہماری رونمائی ہو جائے، بنیادی کام ہو نہ ہو تشہیر ہو جائے، اگر سارا انحصار اس پر رہا کہ کارروائی ڈال دی جائے۔ اگر اسلام کو اپنے جسم پر نافذ نہ کیا گیا، اگر تعلق مع اللہ کو حرزِ جان نہ بنایا گیا، اگر سنت رسول ﷺ کو دانتوں سے نہ پکڑا گیا اور عملی زندگی میں قرآن وسنت سے راہنمائی حاصل کرنے کا اصولی اور حتمی فیصلہ نہ کیا گیا تو سن لیجیے اور لکھ رکھیے کہ پاکستان میں اعلانیہ اور کھلا سیکولر نظام آیا چاہتا ہے اور اس کی اولین ذمہ دار اسلامی جماعتیں ہوں گی کہ وہ اپنی ذمہ داری ادا کرنے میں بُری طرح ناکام رہی ہیں۔ اس وقت اس امر کی شدید ضرورت ہے کہ تمام اسلامی جماعتیں یک نکاتی ایجنڈے پر متحد ہو کر پاکستان میں نفاذ شریعت کے لیے بھرپور تحریک چلائیں، بلکہ آئیڈیل صورت یہ ہے کہ وہ تمام فروعی اختلافات ختم کر کے ضم ہو جائیں۔ ایک امیر کے ہاتھ پر بیعت کریں جو مشاورت سے تحریک کے عمل کو آگے بڑھائے۔ اُسی کے حکم پر قدم بڑھائیں اور پیچھے ہٹائیں اور زبردست نظم وضبط کا مظاہرہ کرتے ہوئے یہ تحریک چلائی جائے۔ ہمیں امید واثق ہے کہ پاکستان کی کوئی داخلی قوت اس تحریک کا راستہ نہیں روک سکے گی۔ عالمی سطح پر امریکہ اور یورپ جس طرح افغانستان میں شکست کے زخم چاٹ رہے ہیں اور اب افغان طالبان سے مذاکرات کے لیے اُن کے تلوے چاٹ رہے ہیں، پاکستان میں کسی قسم کی مداخلت کی جرأت نہیں کریں گے۔ لہٰذا اس وقت اگر اسلامی جماعتوں کی قیادتوں اور کارکنوں نے تمام مصلحتیں بالائے طاق رکھ کر سردھڑ کی بازی نہ لگائی اور اقامت دین کے لیے مال وجان کی قربانی نہ دی تو گیا وقت ہاتھ نہیں آئے گا۔ ہم سب کو معلوم ہے کہ رمضان کی مشقت اٹھائے بغیر عید نہیں آتی۔ اسلامی جماعت کے کارکنوں کو بھی پاکستان میں ذاتی اور جماعتی مفادات کے روزے رکھنا ہوں گے۔ تب پاکستان میں اسلامی عید کا سورج طلوع ہوگا۔ ان شاء اللہ یاد رہے عید کبھی روزوں سے پہلے نہیں آ سکتی۔

مسجد دارالسلام، باغ جناح، لاہور میں نماز عیدالفطر

وقت: 6:30AM (ٹھیک ساڑھے چھ بجے نماز کھڑی ہو جائے گی)

مختصر اردو خطاب اور عربی خطبہ (بعد نماز):

امیر تنظیم اسلامی محترم حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ

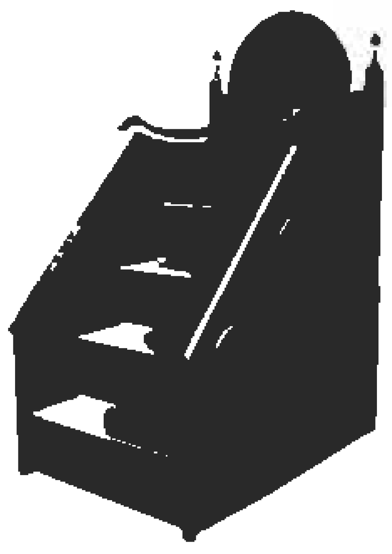

رمضان: جشنِ نزولِ قرآن
اور قرآن مجید کی عظمت و افادیت

مسجد جامع القرآن، قرآن اکیڈمی، لاہور میں امیر تنظیم اسلامی حافظ عاکف سعید حفظہ اللہ کے 3 جولائی 2015ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

ماہ رمضان ایک طرف نیکیوں کا موسم بہار ہے اور دوسری طرف یہ جشن نزول قرآن کا مہینہ ہے اس لیے کہ اس ماہ میں قرآن مجید نازل ہوا۔ قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کے لیے سب سے بڑی نعمت خود قرآن ہے۔ آج اسی حوالے سے گفتگو ہوگی اور اس ضمن میں ان شاءاللہ ایک جامع حدیث کا مطالعہ بھی کریں گے۔

قرآن مجید کی عظمت کو بعینہٖ ہم سمجھ نہیں سکتے اس لیے کہ انسان کے ذہن اور اس کی سوچ کے پیمانے محدود ہیں۔ یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہماری سہولت کے لیے قرآن کی عظمت کو ایک تمثیل کے پیرائے میں بیان کیا ہے:

﴿لَوْ اَنْزَلْنَا هٰذَا الْقُرْاٰنَ عَلٰی جَبَلٍ لَّرَاَيْتَهٗ خَاشِعًا مُّتَصَدِّعًا مِّنْ خَشْيَةِ اللّٰهِ ۭ وَتِلْكَ الْاَمْثَالُ نَضْرِبُهَا لِلنَّاسِ لَعَلَّهُمْ يَتَفَكَّرُوْنَ o﴾

(الحشر:21)

’’اگر یہ قرآن ہم کسی پہاڑ پر نازل کرتے تو تم اس کو دیکھتے کہ اللہ کے خوف سے دبا اور پھٹا جاتا ہے۔ اور یہ باتیں ہم لوگوں کے لیے بیان کرتے ہیں تاکہ وہ غور و فکر کریں۔‘‘

کلام متکلم کی صفت ہوتا ہے اور متکلم کی تمام صفات کی عکاسی اس کے کلام میں ہوتی ہے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ کی صفات کی پوری عکاسی بھی اس قرآن کے اندر موجود ہے۔ جیسے قرآن کی تاثیر سے پہاڑ کے ریزہ ریزہ ہونے کی تمثیل بیان کی گئی ہے اسی طرح یہ تاثیر اللہ تعالیٰ کی تجلی کی بھی ہے۔ جب حضرت موسیٰ علیہ السلام کی فرمائش پر اللہ عزوجل نے اپنی ایک تجلی پہاڑ پر ڈالی تو وہ بھی ریزہ ریزہ ہوگیا اور حضرت موسیٰ علیہ السلام بے ہوش ہوگئے (الاعراف:143)۔ ان دونوں کو جوڑنے سے معلوم ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی ذات اور قرآن کی تاثیر ایک ہی ہے۔

سورۃ الواقعہ میں بھی عظمت قرآن کا مضمون آیا ہے:

﴿فَلَآ اُقْسِمُ بِمَوٰقِعِ النُّجُوْمِ o وَاِنَّهٗ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُوْنَ عَظِيْمٌ o﴾ (الواقعة:75'76)

’’پس نہیں! قسم ہے مجھے ان مقامات کی جہاں ستارے ڈوبتے ہیں۔ اور یقیناً یہ بہت بڑی قسم ہے اگر تم جانو!‘‘

یہ کائنات اللہ نے ایک خاص وقت میں پیدا کی ہے اور بالآخر اسے ختم بھی ہوجانا ہے۔ یہ ہمیشہ سے نہیں ہے اور نہ ہمیشہ رہے گی۔ بعینہٖ معاملہ ستاروں کا ہے۔ آج سائنس

مرتب: حافظ محمد زاہد

دان بھی مانتے ہیں کہ ستارے پیدا بھی ہوتے ہیں اور ختم بھی ہوجاتے ہیں۔ یہ الگ بات ہے کہ ان کی پیدائش اور ان کی موت ہماری زندگی کی طرح چند سالوں کی نہیں ہے۔ ان کی عمر تو کروڑوں، اربوں سالوں کی ہے۔ جس ستارے کی موت واقع ہو رہی ہوتی ہے وہ آہستہ آہستہ ایک بلیک ہول کی شکل اختیار کر لیتا ہے اور اس کے اندر ایسی کشش آجاتی ہے کہ آس پاس گزرتے ہوئے بڑے بڑے ستارے اور کہکشاؤں کو کھینچ کر وہ اپنے اندر غائب کر دیتا ہے۔ یہ ایسی ہیبت ناک شے ہے کہ جن پر اس کا انکشاف ہوا وہ ششدر رہ گئے کہ اس کائنات کے اندر اتنے بڑے واقعات ایسے بھی ہو رہے ہیں۔ یہ مواقع النجوم کی تشریح ہے، جس کی قسم کے بعد فرمایا:

﴿اِنَّهٗ لَقُرْاٰنٌ كَرِيْمٌ o فِيْ كِتٰبٍ مَّكْنُوْنٍ o لَّا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ o تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ o﴾ (الواقعہ:77تا80)

’’یقیناً یہ بہت عزت والا قرآن ہے۔ ایک چھپی ہوئی کتاب میں۔ اسے چھو نہیں سکتے مگر وہی جو بالکل پاک ہیں۔ اس کا اتارا جانا ہے ربّ العالمین کی جانب سے۔‘‘

فقہاء نے آیت 79 سے یہ حکم بھی استنباط کیا ہے کہ قرآن مجید کو ناپاکی کی حالت میں چھونے کی اجازت نہیں ہے۔

اگلی دو آیات میں ایک شکوہ کا سا انداز ہے‘ فرمایا:

﴿اَفَبِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَنْتُمْ مُّدْهِنُوْنَ o وَتَجْعَلُوْنَ رِزْقَكُمْ اَنَّكُمْ تُكَذِّبُوْنَ o﴾ (الواقعہ:81'82)

’’تو کیا تم لوگ اس کتاب کے بارے میں مداہنت کر رہے ہو؟ اور تم نے اپنا نصیب یہ ٹھہرالیا ہے کہ تم اس کو جھٹلا رہے ہو!‘‘

یعنی اس طرف توجہ ہی نہیں ہے کہ اس کی عظمت اور افادیت کیا ہے اور یہ کتنی بڑی نعمت ہے۔

قرآن کی عظمت کے حوالے سے یہ خود قرآن کا موقف ہے، اور ہم مکمل طور پر قرآن کی عظمت کو نہیں جان سکتے۔ ہاں اللہ بیان کر سکتا ہے اور مخلوقات میں سب سے زیادہ قرآن کریم کی عظمت کا ادراک محمد رسول اللہ ﷺ کو ہے۔

عظمت قرآن کے حوالے سے ایک دلچسپ بات یہ ہے کہ خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں پانچ جگہ پر قرآن کی قسم کھائی ہے۔

﴿يٰسۗ o وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ o﴾ (یسین:1)

’’یٰسۗ! قسم ہے قرآن کی جو حکمت سے بھرا ہوا ہے۔‘‘

﴿صٓ وَالْقُرْاٰنِ ذِی الذِّكْرِ ۝﴾ (ص:1)

''ص' قسم ہے اس قرآن کی جو ذکر والا ہے۔''

﴿قٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْمَجِیْدِ ۝﴾ (ق:1)

''ق' قسم ہے عظیم الشان قرآن کی۔''

﴿حٰمٓ ۝ وَالْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ ۝﴾

''ح' م' قسم ہے اس کتاب کی جو بالکل واضح ہے۔''

یہ قسم دو دفعہ آئی ہے۔ سورۃ الدخان میں بھی اور سورۃ الزخرف میں بھی۔

یہ ہے قرآن کی عظمت کا بیان اور پھر قرآن کی افادیت کے بھی کئی پہلو ہیں۔ سورۂ یونس میں قرآن کی افادیت کو چار جملوں میں بیان کیا گیا ہے' فرمایا:

﴿یٰۤاَیُّهَا النَّاسُ قَدْ جَآءَتْكُمْ مَّوْعِظَةٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ وَشِفَآءٌ لِّمَا فِی الصُّدُوْرِ ۙ وَهُدًی وَّرَحْمَةٌ لِّلْمُؤْمِنِیْنَ ۝﴾ (یونس:57)

''اے لوگو! آ گئی ہے تمہارے پاس نصیحت تمہارے رب کی طرف سے اور تمہارے سینوں (کے امراض) کی شفا اور اہل ایمان کے لیے ہدایت اور (بہت بڑی) رحمت۔''

اس آیت میں قرآن کی افادیت کو چار جملوں میں بیان کر دیا گیا ہے۔ پہلا یہ ہے کہ یہ قرآن تمہارے رب کی جانب سے وعظ اور نصیحت ہے۔ کائنات کے اصل حقائق ہم بھولے ہوئے ہیں اور وعظ یہ ہے کہ ان حقائق کو انسان کے اندر دوبارہ اُجاگر کیا جائے۔ وہ حقائق یہ ہیں کہ ایک رب ہے جس نے ہم سب کو پیدا کیا' پھر وہ موت دے دے گا اور پھر ایک وقت آئے گا کہ اس کے حضور حاضری ہونی ہے۔ ہر چیز نوٹ ہو رہی ہے جس کے مطابق حساب ہو گا۔ تب معلوم ہو گا کہ کون کامیاب ہے اور کون ناکام۔ یہ اصل حقائق ہیں جن کو وعظ کے ذریعے تازہ کیا جاتا ہے۔

یہ جان لیجیے کہ قرآن کی ہدایت سے فائدہ اٹھانے کے لیے سب سے پہلے دل کی زمین کو نرم کرنا پڑے گا' جبکہ ہمارے دل پتھر حتیٰ کہ پتھر سے بھی زیادہ سخت ہو چکے ہیں۔ ایسے پتھر دلوں پر جب قرآن کی بارش برستی ہے تو وہ جذب نہیں ہوتی' بلکہ دل کی زمین سے پھسل جاتی ہے۔ جیسے ابوجہل اور ابولہب کے دل کی زمین سخت تھی' لہٰذا ان پر اس قرآن کی ہدایت کا کوئی اثر نہ ہوا۔

زیر مطالعہ آیت میں قرآن کی دوسری افادیت یہ بیان کی گئی ہے کہ یہ شفاء لما فی الصدور ہے یعنی پتھر دلوں کو نرم کرنے والا بھی یہ قرآن ہی ہے جو دل کی زمین پر اُگنے والی فالتو جڑی بوٹیوں مثلاً حب دنیا' حب مال' حب جاہ وغیرہ کو بھی ختم کرتا ہے۔

قرآن مجید کی تیسری افادیت اس آیت میں یہ بیان کی گئی کہ یہ سراپا ہدایت ہے۔ جب ہدایت کا یہ بیج دل میں پڑے گا تو ایمان کی فصل پوری طرح لہلہائے گی اور پھر یہ فصل بارآور ہو کر رحمت بن جائے گی جو اس قرآن کی چوتھی افادیت ہے۔ نبی اکرم ﷺ نے ایک موقع پر فرمایا: ((اَلْقُرْآنُ حُجَّةٌ لَكَ اَوْ عَلَیْكَ)) ''(قیامت کے دن) قرآن یا تمہارے حق میں سفارش کرے گا یا تمہارے خلاف گواہی دے گا''۔ جنہوں نے اس قرآن کو واقعی اللہ کی کتاب سمجھا اور اس کی ہدایت کو سامنے رکھ کر اپنی زندگی گزاری تو یہ قرآن ان کے حق میں سفارشی ہو گا۔ اور جنہوں نے اس کے ساتھ وہی سلوک کیا جو ہم آج کر رہے ہیں کہ اپنی مرضی اور زمانے کے چلن کے مطابق زندگی گزار رہے ہیں تو اس صورت میں یہ ہمارے خلاف گواہی دے گا۔

بہرحال اس آیت میں قرآن مجید کی افادیت کے حوالے سے چار چیزیں بیان فرمائی گئی ہیں' جبکہ اگلی آیت میں اس قرآن کو اللہ کا فضل اور رحمت قرار دیتے ہوئے اس کے نزول پر خوشیاں منانے کا حکم ہے۔ فرمایا:

﴿قُلْ بِفَضْلِ اللّٰهِ وَبِرَحْمَتِهٖ فَبِذٰلِكَ فَلْیَفْرَحُوْا ؕ هُوَ خَیْرٌ مِّمَّا یَجْمَعُوْنَ (58)﴾

''(اے نبی ﷺ! ان سے) کہہ دیجیے کہ یہ (قرآن) اللہ کے فضل اور اس کی رحمت سے (نازل ہوا) ہے تو چاہیے کہ لوگ اس پر خوشیاں منائیں! وہ کہیں بہتر ہے ان چیزوں سے جو وہ جمع کرتے ہیں۔''

اللہ کے فضل اور اللہ کی رحمت کا سب سے بڑا مظہر یہ قرآن ہے' لہٰذا اتنا بڑا انعام ملنے پر خوشی مناؤ۔ میرے محدود مطالعے کی حد تک قرآن مجید میں یہ واحد مقام ہے جہاں خوشی منانے کی بات کی گئی ہے' اور وہ صرف قرآن کے حوالے سے ہے۔ غزوۂ بدر میں اللہ تعالیٰ نے کیسی عظیم فتح اور کامیابی عطا فرمائی تھی۔ اس پر سورۃ الانفال میں تبصرہ کیا گیا ہے' لیکن کہیں یہ نہیں کہا گیا کہ اس پر خوشیاں اور جشن مناؤ۔ لہٰذا اگر جشن منانا ہے تو دنیا کی عظیم ترین نعمت پر جشن مناؤ اور وہ ہے: جشن قرآن! اسی لیے میں نے ابتدا میں بتایا کہ ماہ رمضان اصولی طور پر جشن نزول قرآن کا مہینہ ہے۔

یہ تھا قرآن کی عظمت اور افادیت کے حوالے سے خود قرآن کا بیان' جبکہ بہت سی احادیث میں بھی قرآن مجید کی عظمت اور افادیت کو بیان کیا گیا ہے۔ اس حوالے سے ایک بہت جامع حدیث کا اب ہم مطالعہ کرتے ہیں۔ یہ حدیث جامع ترمذی اور سنن دارمی میں موجود ہے۔ اس حدیث کے راوی حضرت علی رضی اللہ عنہ ہیں۔ حضرت علیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ کو یہ کہتے ہوئے سنا:

((اِنَّهَا سَتَكُوْنُ فِتْنَةٌ)) قُلْتُ مَا الْمَخْرَجُ مِنْهَا یَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ؟

''آگاہ ہو جاؤ' ایک بڑا فتنہ آنے والا ہے!'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس فتنہ کے شر سے بچنے اور نجات پانے کا ذریعہ کیا ہے؟''

اندازہ یہ ہے کہ آنحضور ﷺ نے جس فتنے کی خبر دی، یہ وہی فتنہ ہے جو ایک یہودی عبداللہ بن سبا نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے عہد خلافت کے آخری حصے میں اٹھایا تھا اور اس کے اثرات آج تک چلے آ رہے ہیں۔ گویا اللہ کے رسول ﷺ نے اس فتنہ کی خبر پہلے سے دے دی تو حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوچھا کہ اس فتنے سے بچاؤ کا طریقہ کیا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

((كِتَابُ اللّٰهِ، فِیْهِ نَبَأُ مَا قَبْلَكُمْ وَخَبَرُ مَا بَعْدَكُمْ))

''(اس فتنے سے بچاؤ کا واحد ذریعہ ہے:) کتاب اللہ! اس میں تم سے پہلی اُمتوں کے (سبق آموز) واقعات بھی ہیں اور تمہارے بعد کی اطلاعات بھی۔''

یعنی اس میں تم سے پہلوں کے واقعات اور تمہارے بعد قیامت تک آنے والوں کے احوال اور دوزخ و جنت کے بارے میں سب باتیں موجود ہیں۔

((وَحُكْمُ مَا بَیْنَكُمْ، هُوَ الْفَصْلُ لَیْسَ بِالْهَزْلِ))

''اور تمہارے درمیان جو مسائل پیدا ہوں قرآن میں اُن کا حکم اور فیصلہ موجود ہے۔ وہ قول فیصل ہے اور فضول بات نہیں ہے۔''

یعنی یہ فیصلہ کن کلام ہے اور اب قوموں کی قسمت کے فیصلے اس قرآن کی بنیاد پر ہوں گے۔ قرآن کو مضبوطی سے تھامو گے اور اس کی ہدایات پر مضبوطی سے چلو گے تو دنیا میں بھی عزت اور سربلندی ہے اور آخرت میں بھی ابدی کامیابی' نہیں تو دنیا اور آخرت دونوں میں ذلیل و خواری تمہارے حصے میں آئے گی۔ آگے اسی کا تذکرہ ہے:

((مَنْ تَرَكَهٗ مِنْ جَبَّارٍ قَصَمَهُ اللّٰهُ، وَمَنِ ابْتَغَى الْهُدٰى فِیْ غَیْرِهٖ اَضَلَّهُ اللّٰهُ))

''جو کوئی جابر و سرکش اس کو چھوڑے گا (یعنی قرآن سے منہ موڑے گا) اللہ تعالیٰ اس کو توڑ کے رکھ دے گا' اور جو کوئی ہدایت کو قرآن کے بغیر تلاش کرے گا

اس کے حصہ میں اللہ کی طرف سے صرف گمراہی آئے گی۔‘‘

ہماری بدقسمتی یہ ہے کہ آج مسلمان راہنمائی کے لیے غیروں سے بھیک مانگ رہے ہیں‘ جبکہ رسول اللہ ﷺ فرما رہے ہیں کہ اگر قرآن کی ہدایت کو نظرانداز کر کے کہیں اور سے راہنمائی حاصل کرنا چاہو گے تو اللہ گمراہ کر کے چھوڑے گا۔

اس قرآن کی خصوصیت یہ ہے کہ:

((وَهُوَ حَبْلُ اللّٰهِ الْمَتِيْنُ))

’’قرآن ہی اللہ سے تعلق کا مضبوط وسیلہ ہے!‘‘

سورۂ آل عمران کی آیت 103 اکثر لوگوں کو یاد ہوگی: ﴿وَاعْتَصِمُوْا بِحَبْلِ اللّٰهِ جَمِيْعًا﴾ ’’اور حبل اللہ کو مل کر مضبوطی سے تھام لو‘‘۔ کئی احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ حبل اللہ سے مراد یہ قرآن ہے جیسے کہ زیرمطالعہ حدیث میں بالکل واضح ہے۔

((وَهُوَ الذِّكْرُ الْحَكِيْمُ))

’’اور وہ محکم نصیحت نامہ ہے۔‘‘

ذکر کی بہت ساری شکلیں ہیں‘ مثلاً سبحان اللہ، الحمدللہ، اللہ اکبر‘ لیکن جامع ترین اور سب سے موثر ترین ذکر خود قرآن ہے۔

((وَهُوَ الصِّرَاطُ الْمُسْتَقِيْمُ))

’’اور وہی صراط مستقیم ہے۔‘‘

ہم نماز کی ہر رکعت میں صراط مستقیم کی دعا کرتے ہیں‘ لیکن ہمیں شاید اس کا ادراک نہیں ہے کہ ہم کیا مانگ رہے ہیں۔ یہ دنیا دارالامتحان ہے اور اس میں ہم ایک بڑے سخت امتحان میں ہیں۔ اگر اس میں ہم ناکام ہوگئے تو ابدی جہنم ہے، لہٰذا اس ناکامی کا رسک بھی نہیں لیا جا سکتا اس لیے کہ وہ جہنم بہت ہولناک ہے حتیٰ کہ اس کا تصور بھی انتہائی ہولناک ہے۔ لہٰذا اس سے بچنے کے لیے ایک سیدھا راستہ چاہیے جو ناکامی سے بچا کر ہمیں کامیابی تک لے جائے اور اس کے لیے راہنما کتاب یہی قرآن ہے۔ لیکن ہمارا طرزِعمل یہ ہے کہ اسے پڑھنے کے لیے ہمارے پاس وقت ہی نہیں ہے۔

((هُوَ الَّذِيْ لَا تَزِيْغُ بِهِ الْاَهْوَاءُ))

’’وہی وہ حق مبین ہے جس کے اتباع سے خیالات کجی سے محفوظ رہتے ہیں۔‘‘

انسان کے اندر امتحاناً ایک پورا حیوان موجود ہے اور ہماری حیوانی خواہشیں ہمیں گمراہی کی طرف کھینچتی ہیں۔ لیکن جس نے اس قرآن کو تھام رکھا ہوا اس کی ہدایت پر عمل کرتا ہے تو اس کی خواہشات نفس اسے گمراہی کی طرف نہیں لے جاسکتیں۔

((وَلَا تَلْتَبِسُ بِهِ الْاَلْسِنَةُ))

’’اور زبانیں اس کو گڑبڑ نہیں کرسکتیں۔‘‘

یعنی قرآن اپنے مفہوم کی خود حفاظت کرتا ہے۔ کسی ایک جگہ آپ کوئی گڑبڑ کریں گے تو اگلی جگہ اس کی وضاحت آجائے گی۔ ہاں کسی کی نیت ہی خراب ہو تو اور بات ہے۔

((وَلَا يَشْبَعُ مِنْهُ الْعُلَمَاءُ))

’’اور علم والے کبھی اس کے علم سے سیر نہیں ہوں گے۔‘‘

یعنی علماء اس کو ساری عمر پڑھنے اور اس پر غور وفکر کرنے میں لگا دیں تب بھی یہ نہیں محسوس کریں گے کہ اب ہم سیر ہوگئے ہیں اور جو کچھ ہم نے حاصل کرنا تھا وہ حاصل کر لیا ہے۔ جیسے جیسے اس پر غور وفکر کریں گے تو ان کے اندر طلب اور بڑھتی جائے گی۔

((وَلَا يَخْلَقُ عَنْ كَثْرَةِ الرَّدِّ))

’’اور وہ (قرآن) کثرتِ مزاولت (کثرت تلاوت) سے کبھی پرانا نہیں ہوگا۔‘‘

کوئی بہت اچھا ناول بھی ہو تو آپ دو تین دفعہ پڑھ لینے کے بعد اُکتا جاتے ہیں‘ لیکن اس قرآن مجید کو جتنی مرتبہ بھی پڑھیں گے اس پر بوسیدگی نہیں آئی گی اور وہ شدت مزید بڑھتی چلی جائے گی۔

((وَلَا تَنْقَضِيْ عَجَائِبُهُ))

’’اور اس کے عجائب (یعنی اس کے دقیق ولطیف حقائق ومعارف) کبھی ختم نہیں ہوں گے۔‘‘

جوں جوں دنیا کے حالات بدلتے ہیں اور نئی چیزیں سامنے

پریس ریلیز 10 جولائی 2015ء

پاکستان کا قیام ایک معجزہ تھا ہمیں یوم آزادی 27 رمضان المبارک کو منانا چاہیے

رینجرز کی وجہ سے کراچی کی رونقیں کافی حد تک بحال ہو چکی ہیں

حافظ عاکف سعید

پاکستان کا قیام ایک معجزہ تھا ہمیں یوم آزادی 27 رمضان المبارک کو منانا چاہیے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر حافظ عاکف سعید نے قرآن اکیڈمی لاہور میں خطاب جمعہ کے دوران کہی۔ اُنہوں نے کہا کہ انگریز حکمران اور ہندو اکثریت دونوں قیام پاکستان کے مخالف تھے لیکن اللہ تعالیٰ نے مسلمانانِ ہند کی جدوجہد کو شرف قبولیت بخشا اور پاکستان ستائیس رمضان کی مبارک رات میں قائم ہوگیا۔ لیکن بدقسمتی سے ہم یوم پاکستان ستائیس رمضان کی بجائے 14 اگست کو مناتے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ قیام پاکستان کے بعد ہم اللہ سے کیے گئے وعدہ سے منحرف ہوگئے اور پاکستان کو اسلامی فلاحی ریاست بنانے کی کوئی سنجیدہ کوشش نہ کی۔ ہم اللہ سے وعدہ خلافی اور خیانت کے مرتکب ہوئے۔ نتیجہ کے طور پر آج داخلی انتشار عروج پر ہے اور پاکستان کی سلامتی کو بہت سے خطرات لاحق ہو چکے ہیں۔ انہوں نے خاص طور پر سندھ میں رینجرز اور سندھ حکومت کی چپقلش کا حوالہ دیتے ہوئے کہا کہ اسٹیبلشمنٹ اور سندھ انتظامیہ آمنے سامنے آچکی ہیں۔ اگر کراچی میں اداروں کے درمیان کوئی تصادم ہوگیا تو یہ بڑا تباہ کن ثابت ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ حقیقت یہ ہے کہ رینجرز کی وجہ سے کراچی کی رونقیں کافی حد تک بحال ہو چکی ہیں۔ دہشت گردی، بھتہ خوری اور ٹارگٹ کلنگ میں بہت کمی واقع ہوئی ہے لہٰذا حکومت سندھ کو رینجرز سے ہر ممکن تعاون کرنا چاہیے تاکہ یہ بحران جلد از جلد ختم ہوجائے۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشرواشاعت، تنظیم اسلامی)

آتی ہیں تو آپ غور کریں گے کہ ان سب کے لیے آپ کو راہنمائی اس قرآن سے ملتی ہی چلی جائے گی۔ گمراہ کن افکار کا توڑ بھی آپ کو اسی سے ملے گا اور حکمت اور اعلیٰ فلسفے کے لیول پر گفتگو کرنے والوں کی تسلی بھی اسی قرآن سے ہوتی ہے۔ چنانچہ علامہ اقبال نے اپنے زمانے میں یورپ کی اعلیٰ ترین یونیورسٹیوں سے فلسفے کی تعلیم حاصل کی تھی اور براہِ راست ان لوگوں سے پڑھا جو آج فلسفے کے امام سمجھے جاتے ہیں' لیکن اس کے باوجود آخری دور میں ان کے سرہانے صرف قرآن ہوتا تھا۔ ان کا اپنا شعر ہے کہ:

نہ کہیں جہاں میں اماں ملی' جو اماں ملی تو کہاں ملی
میرے جرم خانہ خراب کو تیرے عفو بندہ نواز میں!

((هُوَ الَّذِیْ لَمْ تَنْتَهِ الْجِنُّ اِذْ سَمِعَتْهُ حَتّٰی قَالُوْا: ﴿اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا یَّهْدِیْ اِلَی الرُّشْدِ فَاٰمَنَّا بِهٖ﴾

''قرآن کی یہ شان ہے کہ جب جنوں نے اس کو سنا تو بے اختیار بول اٹھے:''ہم نے قرآن سنا جو عجیب ہے' رہنمائی کرتا ہے بھلائی کی' پس ہم اس پر ایمان لے آئے۔''

یعنی یہ قرآن جنات کے دلوں کو بھی موم کرنے والی چیز ہے۔ آخر میں فرمایا:

((مَنْ قَالَ بِهٖ صَدَقَ))

''جس نے قرآن کے موافق بات کہی اس نے سچی بات کہی۔''

قرآن اللہ کا کلام ہے اور اللہ سے زیادہ سچا کوئی نہیں ہو سکتا' لہٰذا جو بھی اس قرآن کی بنیاد پر کوئی بات کرے گا تو وہ سب سے زیادہ سچا ہوگا۔

((وَمَنْ عَمِلَ بِهٖ اُجِرَ' وَمَنْ حَكَمَ بِهٖ عَدَلَ' وَمَنْ دَعَا اِلَيْهِ هُدِیَ اِلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ))

''اور جس نے قرآن پر عمل کیا وہ مستحق اجر و ثواب ہوا' اور جس نے قرآن کے موافق فیصلہ کیا اس نے عدل و انصاف کیا اور جس نے قرآن کی طرف دعوت دی اس کو صراطِ مستقیم کی ہدایت نصیب ہوگئی!''

اللہ تعالیٰ ہمیں بھی ایسے لوگوں میں شامل فرمائے۔

یہ ہے قرآن کی عظمت اور فضیلت کے حوالے سے جامع حدیث! ہمیں چاہیے کہ ہم قرآن کی عظمت و افادیت کا صحیح معنوں میں ادراک کرتے ہوئے اس قرآن سے بھرپور فائدہ اٹھائیں۔ قرآن کو پڑھیں' اس کو سمجھیں اور اس پر عمل بھی کریں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین!

☆☆☆

داخلے جاری ہیں

مرکزی انجمن خدام القرآن لاہور کے زیر اہتمام

رجوع الی القرآن کورسز (پارٹ I اور II)

یہ کورسز بنیادی طور پر تعلیم یافتہ افراد کے لیے ترتیب دیے گئے ہیں' تاکہ وہ حضرات جو کم از کم انٹرمیڈیٹ کی سطح تک اپنی دنیاوی تعلیم مکمل کر چکے ہوں اور اب بنیادی دینی تعلیم بالخصوص عربی زبان سیکھ کر فہم قرآن کے حصول کے خواہش مند ہوں' ان کورسز کے ذریعے ان کو ایک ٹھوس بنیاد فراہم کر دی جائے۔ ہفتے میں پانچ دن روزانہ صبح کے اوقات میں تقریباً پانچ گھنٹے تدریس ہوگی۔ ہفتہ وار تعطیل ہفتہ اور اتوار کو ہوگی۔

نصاب (پارٹ I)

1. عربی صرف و نحو
2. ترجمۂ قرآن
3. آیاتِ قرآنی کی صرفی و نحوی تحلیل
4. قرآن حکیم کی فکری و عملی راہنمائی
5. تجوید و ناظرہ
6. مطالعۂ حدیث و فقہ العبادات
7. اصطلاحاتِ حدیث
8. اضافی محاضرات

نصاب (پارٹ II)

1. مکمل ترجمۃ القرآن (مع تفسیری توضیحات)
2. مجموعۂ حدیث
3. فقہ
4. اصولِ تفسیر
5. اصولِ حدیث
6. اصولِ فقہ
7. عقیدہ
8. عربی زبان و ادب
9. اضافی محاضرات

- اس سال کلاسز کا آغاز 10 اگست سے ہوگا
- داخلہ کے خواہشمند خواتین و حضرات 10 اگست کو صبح 8:30 بجے انٹرویو کے لیے قرآن اکیڈمی تشریف لائیں
- پارٹ II میں خواتین کی شرکت کا انتظام نہیں ہے

نوٹ: پارٹ I میں داخلے کے لیے انٹرمیڈیٹ پاس ہونا اور پارٹ II میں داخلے کے لیے رجوع الی القرآن کورس (پارٹ I) پاس کرنا لازمی ہے
نتیجے کا انتظار کرنے والے بھی داخلہ لے سکتے ہیں

برائے رابطہ: قرآن اکیڈمی
K-36 ماڈل ٹاؤن لاہور
فون: 3-35869501
email:irts@tanzeem.org
ندیم سہیل
0322-4371473

داعی رجوع الی القرآن بانی تنظیم اسلامی

محترم ڈاکٹر اسرار احمد رحمہ اللہ

کے شہرۂ آفاق دورۂ ترجمہ قرآن پر مشتمل

بیانُ القرآن

ترجمہ و مختصر تفسیر

حصہ اول: سورۃ الفاتحہ و سورۃ البقرۃ مع تعارفِ قرآن
(گیارہواں ایڈیشن) ——— صفحات: 360، قیمت 475 روپے

حصہ دوم: سورۃ آلِ عمران تا سورۃ المائدہ
(آٹھواں ایڈیشن) ——— صفحات 321، قیمت 425 روپے

حصہ سوم: سورۃ الانعام تا سورۃ التوبہ
(چھٹا ایڈیشن) ——— صفحات 331، قیمت 425 روپے

حصہ چہارم: سورۃ یونس تا سورۃ الکہف
(پانچواں ایڈیشن) ——— صفحات 394، قیمت 485 روپے

حصہ پنجم: سورۂ مریم تا سورۃ السجدۃ
(چوتھا ایڈیشن) ——— صفحات 480، قیمت 575 روپے

حصہ ششم: سورۃ الاحزاب تا سورۃ الحجرات
(تیسرا ایڈیشن) ——— صفحات 484، قیمت 590 روپے

حصہ ہفتم: سورۃ قٓ تا سورۃ الناس
(پہلا ایڈیشن) ——— صفحات 560، قیمت 650 روپے

ناشر: انجمن خدام القرآن خیبر پختونخوا' پشاور

ڈسٹری بیوٹر: مکتبہ خدام القرآن لاہور
K-36، ماڈل ٹاؤن لاہور فون 3-(042)35869501

کب ڈرا سکتا ہے......

عامرہ احسان
amira.pk@gmail.com

پاکستان کو رشکِ امریکہ و یورپ بنانے کی طرف ہم تیزی سے آگے بڑھ رہے ہیں۔ مگر کیونکر؟ جس طرح امریکہ میں اذان کی آواز کو ترستے تھے اب رمضان کے باوجود مساجد کے لاؤڈ سپیکروں کے گلے گھونٹ کر ہم نے ترقی کی عظیم شاہراہ پر قدم رکھ دیا ہے (صراطِ مستقیم سے منہ موڑ کر)! مساجد کے گرد بہانے بہانے سے گھومتے رہے۔ نظام الاوقات نمازوں کا درست کرنے کا واویلا رہا۔ ایک وقت پر اذان ہوگی۔ پھر پرویز رشید صاحب بیانگِ دہل 5 وقت مولویوں کے ہاتھ لاؤڈ سپیکر دینے پر چلائے۔ سارے واویلے کا مبلغ نتیجہ یہ نکلا کہ اذان کی آواز سننے کے لیے اب آلۂ سماعت درکار ہے۔ گھٹی گھٹی، دبی دبی آواز کہیں کہیں سے آتی ہے۔ یہ ہے 2015ء کا ترقی یافتہ رشکِ امریکہ اسلامی جمہوریہ پاکستان کا اسلام آباد! تکبیر شیطان پر بھاری ہوتی ہے۔ سن کر دوڑ لگا دیتا ہے۔ رمضان میں وہ تو بندھا ہوتا ہے، اب یہ کن پر بھاری ہے؟ کون اذانوں کے درپے ہے؟ دینی جماعتیں کہاں ہیں؟ مسلم لیگ اب نام سیکولر لے کر رکھ لے تو اسم بامسمیٰ ہو جائے (اگرچہ سویلین حکومت تو بیچاری "ناحق ہم مجبوروں پر یہ تہمت خودمختاری کی" کے مصداق ہے)! مساجد، اذان، مدارس، علماء کے درپے حکمران این جی اوز کے معاملے میں کیسے منقار زیرِ پر ہو گئے؟ ایک این جی او کو میلی آنکھ سے دیکھنے کی کوشش کی تھی کہ دجالی کانی آنکھ نے اس شدت سے گھورا کہ ایک دن بھی ہم دباؤ برداشت نہ کر سکے۔ مدارس پر دن رات برسنے والوں نے ایک بیان "سیو دی چلڈرن" پر دینے کی جسارت کی تھی۔ فوراً سے پیشتر دماغ ہمارے درست کر دیئے گئے اور پابندی ایک دن میں اٹھالی گئی۔ دینی مدارس کا ہر وقت جانچ پڑتال کرتے سوا ستیاناس کیے رکھا۔ 34 امریکی، 19 برطانوی اور 74 دیگر غیر ملکی این جی اوز شتر بے مہار ہیں! ریگولیشن پالیسی سے صفاچٹ انکاری ہیں۔ ان میں سے اکثر مشنری (عیسائی مدارس رگرجے) شناخت کی حامل ہیں۔ تاہم موازنہ کر کے دیکھ لیجیے۔ انہیں تمام تر مغربی ممالک فنڈ کرتے ہیں۔ جہاں سے فنڈز آتے ہیں، ایجنڈے بھی انہی کے ہوتے ہیں، ریمنڈ ڈیوس نما.... لیکن کھوج صرف مدارس کا لگایا جاتا ہے۔ فنڈز کہاں سے آتے ہیں! زکوٰۃ، خیرات، صدقات سے آتے ہیں۔ اسرائیل، بھارت، امریکہ، برطانیہ، کینیڈا (الطاف حسین، قادری، عمران خان فیم) سے نہیں آتے۔ اگر حکومت نے غلطی سے این جی اوز بارے کہہ دیا تھا کہ ملک دشمن سرگرمیوں میں ملوث ہیں...... تو قائم رہتے، کچھ کر کے دکھاتے...... لیکن...... برق گرتی ہے تو بیچارے مسلمانوں پر! فنڈز سے مالا مال این جی اوز عوام کی ضرورت کے مواقع پر کہیں دکھائی نہیں دیتیں۔ کراچی میں لو نے قیامت ڈھائی۔ مجال ہے کہ عوام کی خدمت کے نام پر ہماری جڑیں کھوکھلی کرنے والیوں نے آنکھ اٹھا کر بھی دیکھا ہو۔

کراچی کے عوام جس قیامت سے گزرے اس میں ان کی لاچاری کربناک تھی۔ حکومت کسی بھی ناگہانی سے نمٹنے کی صلاحیت سے عاری ہے۔ ناگہانی پیدا کرنے، پھیلانے اور اس کے رحم وکرم پر چھوڑ دینے میں طاق ہے۔ ٹارگٹ کلنگ، بھتہ خوریوں، اغوا کاریوں، لاپتگیوں، پولیس مقابلوں کا مقابلہ کرتے کراچی کی فیملی پلاننگ کر ڈالی۔ آبادی کا بوجھ کم کر دیا! ڈاکٹر حضرات سے یہ گزارش ضرور ہے کہ عوام آپ پر عزت اور پیسہ نچھاور کرتے ہیں۔ ایسے مواقع پر ڈاکٹروں کی تنظیمیں، پرائیوٹ ہسپتال اگر فوری طبی امداد کے کیمپ لگا دیں، نجی ہسپتال فری یا سیل پر علاج فراہم کر دیں تو مسکین عوام کا کچھ بھلا ہوگا۔ حکمران طبقہ تو کبھی نہ ختم ہونے والی غربت میں مبتلا ہے (تونس لگے اونٹ کی طرح جو نہ بجھنے والی پیاس کے مرض میں مبتلا ہوتا ہے)۔ عوام ان کی غربت کے مداوے میں نچوڑے جا چکے ہیں۔ ملاحظہ ہو نمونے کے طور پر چند خبریں جو آ گئیں۔ تھان پسِ پردہ ہے۔ ایف بی آر کے 100 ارب کے گھپلے۔ تین سابق (نامی گرامی) سربراہان ملوث ہیں۔ اس لوٹ مار پر لامتناہی ٹیکسوں میں نچوڑنے والوں کا، مدقوق لاغر ننگے بچے رعوام منہ تک رہے ہیں۔ ایسی تمام کہانیاں سانپ گزر جانے کے بعد لکیر پیٹنے کے زمرے میں آتی ہیں۔ مثلاً انہی جیسی کہانی شوکت عزیز (درآمد شدہ وزیراعظم)، الطاف سلیم اور عشرت پر مشتمل گروپ کے نجکاری فراڈ میں ملوث ہونے کی ہے۔ ایسے تمام لوگ جب لوٹی دولت ٹھکانے لگا چکتے ہیں، خود محفوظ کونے کھدروں میں جا چھپتے ہیں تو پھر کہانیاں سامنے آتی ہیں عوام کا منہ چڑانے کو۔ یہ طرفہ تماشا بھی دیکھیے۔ دھوم دھڑکے کی میٹرو 50 ارب کی لاگت میں تیار ہوئی۔ بارش کی پہلی پھوار میں بہہ نکلا سارا منصوبہ۔ 24 میں سے 14 سٹیشن پانی سے بھر گئے۔ 13 بسیں خراب کھڑی ہیں۔ بیت الخلاؤں سے پانی، نلکے غائب۔ ایفی ڈرین فیم حنیف عباسی صاحب اب نجانے کہاں ہیں۔ حکومت کراچی میٹرو بس منصوبے کا اعلان کر چکی ہے۔ اسلام آباد میں ایکسپریس وے کا بھی افتتاح ہوا ہے۔ عوام رہیں نہ رہیں شاہراہیں، میٹرو بسیں پھلتی پھولتی رہیں گی! گرچہ ناقص۔ نراپیسے کا کھاؤ۔ جو شاہی کہانیاں سامنے ہیں اس میں وزیراعظم ہاؤس کا یومیہ خرچ 23 لاکھ اور ایوانِ صدر کا 21 لاکھ ہے۔ اسی پر بس نہیں۔ زرداری صاحب جس طرح پھنکارتے ہوئے اچانک باہر چلے گئے ہیں وہ بھی محلِ نظر ہے۔ اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے، ایسی فہرست جاری کریں گے کہ پورا ملک ہل جائے گا، سب کا کچا چٹھا کھول دیں گے۔ عوام تو چاہتے ہیں کہ سب کچھ کھل جائے مگر وہ دھمکی دے کر اپنی پوٹلی بغل میں داب کر باہر نکل گئے۔ سویلین حکومت اور بیوروکریسی کا کچھ نہ کچھ کھلتا ہی رہتا ہے۔ ڈنڈے والی سرکار کی کہانیاں سامنے لانے کی جرأت کوئی مائی کا لعل کر نہیں سکتا۔ اس ملک میں ہمہ نوع ہمہ گیر لٹیروں کے جتھے اپنے اپنے ناکے لگا کر معاشی لوٹ مار میں ہمہ تن مصروف ہیں۔ ایسے میں ایک حیران کن خبر خیرپور کے ایک واقعی دیانت دار پولیس افسر، ناصر آفتاب پٹھان کی آئی ہے، جن کی ٹرانسفر پر پورا سکھر زیرِ ہڑتال آ گیا۔ 40 ایس ایچ اوز نے استعفیٰ دے دیا۔ 28 ایکڑ زمین سیاسی شخصیت سے واگزار کروانے کی (دیوانی) کوشش میں یہ نوبت آئی۔ غیر معمولی طور پر مقبول اور نڈر افسر کی شہرت ہے۔ انہیں تو میوزیم میں سجا دینا چاہیے۔ یہ کرسی پر بیٹھنے کے لائق نہیں! ایسے نوادرات کا علیحدہ میوزیم ضروری ہے۔ ایسوں کو تو مارے عقیدت کے محکمے والے خود ہی حنوط کر دیا

کرتے ہیں!

پاکستانی کچھ بور ہو چلے تھے۔لہٰذا دھرنا ڈراما فیم اداکار کو دوبارہ پرفارمنس کے لیے زحمت دی گئی ہے۔ پہلے دو دفعہ بھی وہ سپانسر ہو کر آئے تھے۔لاکھوں میں کھیل کر،ملک کا کھربوں کا نقصان اور جانوں کے ضیاع کے ساتھ ڈراما نامکمل چھوڑ کر لوٹ گئے تھے۔یہ سویلین حکومت کی چولیں ہلانے والا گرز ہے! قدم رنجا فرماتے ہی رینجرز،فوجی کمانڈرز،سکیورٹی اداروں کو پکارنے لگ گئے ہیں۔دونوں کزنز(قادری،عمران) نے مل کر جو طوفان اٹھایا تھا اس نے پاکستانی سیاست میں ہلڑ بازی، ہنگامہ آرائی،طوفانِ بدتمیزی کے نئے ریکارڈ قائم کیے تھے۔ سیاسی جلسے جلوس،سیاسی کارکنان،نوجوان نسل کی تربیتی نرسریاں ہوتی ہیں۔اس نرسری میں ببول اُگے۔لاقانونیت کو طرح دینے میں پرویز مشرف نے 12 مئی کی پہل کی۔قتل و غارت گری،لاقانونیت کا وہ افسوس ناک دن پوری طرح سپانسر کیا۔اسی تسلسل میں دھرنوں نے بدنظمی، بدتربیتی، بے لگامی، بدزبانی کو مزید جلا بخشی۔اس سیرت و کردار کو ایگزٹ ڈگریوں نے جعلی اعلیٰ تعلیم کے تاج پہنائے۔بول...... بولتے بولتے رہ گیا ورنہ نجانے مزید کیا چار چاند لگتے۔ایسا ہی ایک جعلی دانشور، آپ اپنے دام میں صیاد آ گیا کی مثل سعودی عرب میں جا پھنسا۔لال ٹوپی والا شعبدہ باز ہر چینل پر بیٹھ کر قوم کو دھواں دھار رہنمائی دیتے دیتے نذر حوالات ہو گیا۔زید حامد کو جس طرح لایا، بڑھایا، چڑھایا گیا۔نوجوان نسل کی فکری گمراہی اور الجھاؤ کا کیا کیا سامان اس شخص نے نہ کیا! پاکستان کس جنگل میں جا پھنسا ہے۔بقول مختار مسعود: بڑے آدمی انعام کے طور پر دیئے جاتے اور سزا کے طور پر روک لیے جاتے ہیں۔عجب بونوں کی دنیا ہے آج...... دور دور کوئی قد آور شخصیت نظر نہیں آتی۔قحط الرجال سے انسانیت جاں بہ لب ہے۔رمضان کی بابرکت راتوں میں رب سے رہنمائی مانگیے۔کوئی نماز استسقاء اس کے لیے بھی کہ ہم کرپشن کے شاہکاروں، ظالموں، جابروں، اداکاروں، بہروپیوں کے سوا بھی کسی کے مستحق ہو جائیں جو قوم کی، اُمت کی تقدیر بدل دے! تاہم بہ زبانِ اقبالؒ:

کب ڈرا سکتا ہے غم کا عارضی منظر مجھے
ہے بھروسا اپنی ملت کے مقدر پر مجھے

☆☆☆☆☆

مسائل میں گھری امت کی عید

مفتی ابوہریرہ محی الدین

خاتم الانبیاء حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ جب مدینہ منورہ تشریف لائے تو دیکھا کہ اہل مدینہ نے دو دن مقرر کر رکھے تھے جن میں وہ کھیلتے اور خوشیاں مناتے تھے۔آپؐ نے پوچھا کہ: یہ دو دن کیسے ہیں؟ انہوں نے عرض کیا کہ ”ان دونوں دنوں میں ہم زمانۂ جاہلیت میں کھیلا کودا کرتے تھے۔“ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تمہارے لیے ان دونوں دنوں کے بدلے ان سے بہتر دو دن مقرر کر دیئے ہیں اور وہ عید الاضحیٰ اور عید الفطر کے دن ہیں۔(ابوداؤد، مشکوٰۃ)

خالق کائنات نے اہل اسلام کے لیے سال میں دو دن عید کے مقرر فرمائے ہیں لیکن دیگر مذاہب کے برعکس ان دنوں میں لہو ولعب اور موج مستی کے بجائے ان دنوں کو اس طرح گزارنے کا حکم دیا ہے کہ رب العالمین کی طاعت وفرماں برداری بھی ہو جائے اور دیگر مسلمانوں کی مدد و دادرسی بھی۔مسلمانوں کے لیے دونوں عیدوں کی اساس اطاعت الٰہی ہے جو ہمیں اپنے مالک کے ہر حکم پر سر تسلیم خم کرنے، ہر قربانی کے لیے تیار رہنے اور اپنی خواہشات ولذات کو حکم الٰہی پر نثار کرنے کا درس دیتی ہے۔ایک ماہ تک روزے رکھنے، حرام تو حرام اللہ کے حکم پر حلال کو بھی ترک کر دینے اور تیس روزہ آزمائش میں پورا اترنے کی خوشی میں ہمیں عید الفطر عطا کی گئی جو صرف ایک خوشی کا دن یا مذہبی تہوار ہی نہیں، انعام کا دن ہے۔اس مالک کی جانب سے مزدوری ملنے کا دن ہے جو تھوڑی سی محنت کا بہت زیادہ صلہ دیتا ہے۔یہی وجہ ہے کہ عید الفطر کے روز میرا رب فرشتوں سے فرماتا ہے کہ میرے غلاموں اور باندیوں نے میرے فریضے کو پورا کر دیا اور پھر دعا کے ساتھ چلاتے ہوئے (عیدگاہ کی طرف) نکلے ہیں۔میری عزت کی قسم، میرے جلال کی قسم، میری بخشش کی قسم، میرے علوشان کی قسم، میرے بلندیٔ مرتبہ کی قسم، میں ان لوگوں کی دعا ضرور قبول کروں گا۔پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا۔ پس یہ لوگ عیدگاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔(بیہقی)

یہ ہے اصل عید کا دن جس میں تمام جہانوں کا مالک قسمیں کھا کر اپنے غلاموں کو اپنی رضا مندی کی خوشخبری سنا رہا ہے، اپنی خوشنودی کا اعلان فرما رہا ہے۔ انسان کے لیے سب سے بڑا عید کا دن وہی ہوتا ہے جس روز اس کا محبوب یہ اعلان کر دے کہ میں تیرا اور تو میرا ہو گیا۔ایسے دن کی امید پر تو انسان زندگی بھر مشقتیں اٹھاتا، ٹھوکریں کھاتا اور ذلت برداشت کرتا ہے اور اپنے محبوب کو پا کر ماضی کے تمام مصائب کو یوں فراموش کر دیتا ہے جیسے کچھ ہوا ہی نہیں۔اسی کا نام محبت ہے۔لوگ تو مجازی عشق کی خاطر دودھ کی نہر کھودنے لگ جاتے ہیں، کچے گھڑے کے سہارے دریا پار کرنے نکل کھڑے ہوتے ہیں، مجنوں بن کر لوگوں کے مذاق اور سنگ باری کا نشانہ بنتے ہیں اور تخت وتاج، جاہ وجلال کو ٹھوکر مار دیتے ہیں جبکہ یہاں تو صرف ایک ماہ کی مشقت اور اظہار محبت پر محبوب حقیقی کی قربت حاصل ہو رہی ہے، اگر پھر بھی ہم محروم رہیں تو اس سے بڑھ کر بدقسمتی اور کیا ہو سکتی ہے؟

عید کے روز دو رکعت نماز اسی بات پر اظہار تشکر ہے کہ اس خالق و مالک نے جو اپنے بندوں کی عبادت یا نافرمانی سے بے نیاز ہے، بے شمار ملائکہ ہر دم جس کے آگے سربسجود ہیں، لاتعداد حیوانات، نباتات و جمادات جس کے ثناء خواں ہیں، زمین تا آسمان بلاشرکت غیرے جس کی بادشاہت قائم ہے اور یہ سب کے سب اپنی عبادات کا عوض بھی نہیں مانگتے، اس کے باوجود اس بے نیاز محبوب نے ہمارا شمار اپنے عشاق کی فہرست میں فرمایا۔وہ رب کہ تمام مخلوق مل کر بھی اس کی شان کے مطابق ایک سجدہ ادا نہیں کر سکتی، وہ ہماری ناقص اور منہ پر مارے جانے کے قابل عبادت کو حقیقی مزدوری قرار دے کر قبول کرنے کا اعلان فرما رہا ہے اور ہمارے جیسے

نافرمانوں کی ٹوٹی پھوٹی عبادت پر معصوم ملائکہ کے سامنے فخر فرما رہا ہے اور ہماری برائیوں کو نیکیوں سے بدلنے کا اعلان فرما رہا ہے۔ اللہ اکبر! کیا دنیا کا کوئی بھی مذہب، کوئی بھی قوم ایسی حقیقی اور پُرمسرت عید کی مثال پیش کر سکتی ہے؟

مگر یہ عید کس کے لیے ہے؟ اس کے لیے جس نے ایام کی طوالت اور موسم کی حدت کو خاطر میں لائے بغیر پورے روزے رکھے، جس نے حلال مال سے روزے افطار کیے، جس نے دن بھر کی تھکن کے باوجود پوری تراویح ادا کیں، جس نے نیند کے غلبے کے باوجود تہجد کا ناغہ نہیں ہونے دیا، جس نے دن بھر کی مصروفیات کے باوجود پانچ وقت کی نماز با جماعت ادا کی، اپنے فارغ اوقات کو قرآن کریم کی تلاوت اور ذکر الٰہی سے قیمتی بنایا اور صرف پیٹ کا ہی روزہ نہیں رکھا بلکہ آنکھ، کان، زبان اور دل کا بھی روزہ رکھا۔ یہ عید اس کے لیے ہے جس نے خود افطار کرنے سے پہلے دوسرے مسلمان بھائیوں کے لیے بھی حسب توفیق افطار کا انتظام کیا، جس نے حقوق اللہ کے ساتھ حقوق العباد ادا کرنے میں بھی کوئی کوتاہی نہیں برتی اور جس نے اس رمضان کو آخری رمضان تصور کرتے ہوئے اس سچے دل سے توبہ کی جس سچے دل سے کوئی شخص موت کو سامنے دیکھ کر توبہ کرتا ہے۔ یہ عید اس کے لیے ہے جس نے خود عید کے دو جوڑوں کی جگہ ایک بنایا اور دوسرا اپنے ضرورت مند مسلمان بھائی کو دے دیا۔ جس نے اپنے بچوں کے کئی کئی جوڑے بنانے کے بجائے ان کپڑوں میں غریب و نادار بچوں کو بھی یاد رکھا۔ جس نے فطرہ کی رقم حسب حیثیت زیادہ سے زیادہ ادا کرنے کی کوشش کی تاکہ مفلس مسلمان بھائی بھی عید کی خوشیاں منا سکیں۔

یاد رکھیے! اللہ تعالیٰ بڑے بڑے شاپنگ سینٹرز اور فائیو اسٹار ہوٹلوں میں نہیں ملتا، نہ ہی شاہی درباروں اور عالی شان محلات میں ملتا ہے، وہ ملتا ہے تو ٹوٹے ہوئے دلوں میں ملتا مظلوں ہے۔ مظلوموں، مسکینوں و محتاجوں کی دعاؤں میں ملتا ہے، پرہیزگاروں کی خلوتوں میں ملتا ہے، اہل علم کی جلوتوں میں ملتا ہے۔ لہٰذا اسے پانے کے لیے ٹوٹے ہوئے دلوں کا سہارا بننے کی ضرورت ہے، مظلوموں و مسکینوں کی دادرسی کی ضرورت ہے، پرہیزگاری کی ضرورت ہے اور اہل علم کی خدمت کی ضرورت ہے ورنہ رب کائنات تو ہماری طاقت و فرماں برداری، عبادت و ریاضت سے بے نیاز ہے۔ اسے نہ ہمارے راتوں کے قیام کی ضرورت ہے اور نہ ہی دن بھر بھوکا پیاسا رہنے کی۔ وہ تو بس یہ چاہتا ہے کہ پریشانی ہو یا خوشی و عید کا موقع، میرے بندے ہر وقت، ہر لمحہ، ہر آن مجھ سے تعلق قائم رکھیں، مجھے یاد رکھیں۔ اگر ہم نے ان باتوں پر عمل کیا ہے اور رمضان و عید کے تقاضوں کو پورا کیا ہے تب تو ہم عید منانے کے مستحق ہیں۔ بصورت دیگر یہ ہمارے لیے یوم عید نہیں، یوم سوگ ہے۔ یوم غم ہے کہ رب السمٰوت والارض جیسا پیارا، مہربان اور چاہنے والا محبوب جس سے ناراض ہو، وہ کس طرح عید منا سکتا ہے؟ آج نیک و بد، متقی و فاسق، سب ہی عید کی خوشیاں منا رہے ہیں اور یوں مست ہیں جیسے ہم آخرت کے تمام امتحان پاس کر چکے ہیں۔ لہٰذا اب ہر دن یوم عید ہے بلکہ اللہ کے نیک بندے، متقی و پرہیزگار تو پھر بھی اس خوشی کے موقع پر اس فکر میں مبتلا ہیں کہ نہ جانے ہم یہ عید منانے کے مستحق ہیں بھی یا نہیں، پتہ نہیں ہم اپنے رب کو راضی بھی کر پائے یا نہیں لیکن میرے جیسے خطا کاروں کو تو کوئی غم ہی نہیں۔ ہم تو یوں موج مستی میں مگن ہیں، جیسے ہر آزمائش پر پورے اتر کر جنت کے مستحق بن چکے ہوں۔ ضرورت اس امر کی ہے کہ نقل مکانی کرنے والے اپنے پاکستانی بھائیوں سمیت مشکلات میں گھرے تمام مسلمان بھائیوں کی خوشحالی اور بحالی کے لیے دعاؤں کے ساتھ عملی جدوجہد بھی کی جائے۔

عید کے دن کے مسائل

محمد عبداللہ

نماز عید کی شرائط

بڑے شہروں اور قصبات میں جہاں اقامت جمعہ کی شرائط پائی جاتی ہوں اور ضروریات زندگی با آسانی مہیا ہوں وہاں عیدین کی نماز پڑھنا واجب ہے۔

نماز عید کا وقت

عید کی نماز کا وقت طلوع آفتاب کے تقریباً پندرہ منٹ کے بعد شروع ہو جاتا ہے، لیکن نماز کا ایسا وقت مقرر کیا جائے کہ لوگ تمام تیاریاں کر کے بسہولت عید گاہ میں حاضر ہو سکیں۔

نماز عید الفطر سے پہلے کچھ کھانا

عید الفطر میں عید گاہ جانے سے پہلے طاق عدد چھوارے یا کھجور کھا کر جانا مستحب ہے۔ اگر یہ میسر نہ ہو تو کوئی بھی میٹھی چیز کھا لینا کافی ہے۔ اس موقع پر کسی خاص شیرینی کی تخصیص ثابت نہیں۔

نماز عید گاہ میں پڑھنا

نماز عید شہر سے باہر نکل کر عید گاہ میں پڑھنا سنت ہے۔

عید کی تیاری

عید کے دن غسل کرنا، مسواک کرنا، اچھے کپڑے پہننا اور خوشبو وغیرہ لگانا مستحب ہے۔

نماز عید سے قبل نفلیں پڑھنا

نماز عید سے قبل گھر یا عید گاہ میں نفلیں پڑھنا جائز نہیں ہے حتیٰ کہ عورتیں بھی اس دن اشراق اور چاشت کی نماز اس وقت تک نہ پڑھیں جب تک کہ عید کی نماز با جماعت نہ پڑھ لی جائے۔

ترکیب نماز عید

نماز عید کا طریقہ یہ ہے کہ نیت کے بعد تکبیر تحریمہ کہہ کر ہاتھ باندھ لیں، ثناء پڑھیں، اس کے بعد دونوں ہاتھ اٹھاتے ہوئے تین مرتبہ تکبیر کہیں، پہلی دو تکبیروں کے بعد ہاتھ چھوڑتے رہیں اور تیسری تکبیر کے بعد ہاتھ باندھیں۔ اس کے بعد امام سورۃ فاتحہ اور دوسری سورۃ ملائے گا۔ پھر رکوع، سجدہ کر کے رکعت مکمل کر لیں۔ دوسری رکعت میں اولاً فاتحہ و سورۃ پڑھنے کے بعد رکوع میں نہ جائیں بلکہ تین مرتبہ ہاتھ اٹھا کر تین تکبیریں کہیں اور درمیان میں ہاتھ نہ باندھیں، اس کے بعد بغیر ہاتھ اٹھائے تکبیر کہہ کر رکوع میں چلے جائیں اور بقیہ نماز حسب معمول پوری کریں۔

عید کا خطبہ

امام کے لیے عید کا خطبہ پڑھنا مسنون ہے جو عید کی نماز کے بعد پڑھا جائے گا۔

ایک دوسرے کو مبارک باد دینا

عید کے دن ایک دوسرے کو مبارک باد دینا جائز ہے۔ تاہم ملنے ملانے اور معانقے میں مسجد کا احترام اور دیگر ضعیف و کمزور لوگوں کا احترام ملحوظ رکھا جائے۔ اس موقع پر معانقے اور مصافحے کو واجب سمجھنا غلطی ہے۔

☆☆☆

بی بی سی کی رپورٹ اور ایم کیو ایم

30جون 2015ء کو منعقدہ نشست کی تلخیصی رپورٹ

مہمانِ گرامی: ایوب بیگ مرزا (ناظم نشر و اشاعت، تنظیم اسلامی)

میزبان: وسیم احمد

سوال: بی بی سی کی رپورٹ اور طارق میر کا لندن پولیس کو دیا گیا بیان اگر حقائق پر مبنی ہیں تو ان سنگین جرائم کی پاداش میں کیا ایم کیو ایم پر پابندی نہیں لگنی چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: طارق میر کا شمار الطاف حسین کے پرانے ساتھیوں میں ہوتا ہے۔ یہ فنانس کو ڈیل کیا کرتے تھے۔ اس رپورٹ کے مطابق انہوں نے بی بی سی کو اس فنڈنگ کی تفصیل دی جو انڈیا سے ہوتی تھی۔ اس کے بارے میں ابھی تک کنفیوژن چل رہا ہے۔ چند دن پہلے تو یہ بات آ گئی تھی کہ برطانوی گورنمنٹ نے اس بیان کی تصدیق کر دی ہے' لیکن اب دوبارہ برطانوی پولیس کی طرف سے کچھ اس طرح کی بات آ گئی ہے کہ ابھی ہم اس کو کنفرم نہیں کر سکتے۔

سوال: ڈینائی کر دیا لندن پولیس نے؟

ایوب بیگ مرزا: ڈینائی نہیں کیا لیکن انہوں نے اس کو own بھی نہیں کیا۔ ابھی انہوں نے اس کو کھلا چھوڑا ہوا ہے۔ وہ ابھی اس کا جائزہ لے رہے ہیں کہ طارق میر کے بیان کی قانونی پوزیشن کیا ہے۔ میں سمجھتا ہوں کہ طارق میر کا بیان ایک اعترافی بیان ہے' اور کسی بھی کیس میں ملزم کا اعترافی بیان بہت پاور فل evidence ہوتا ہے۔ جہاں تک ایم کیو ایم پر پابندی کی بات ہے تو فی الحال پابندی لگائی بھی نہیں جانی چاہیے کیونکہ یہ سب کچھ ابھی تک الزامات کی صورت میں ہے۔

سوال: بی بی سی کی رپورٹ کو تو الزامات کہہ سکتے ہیں لیکن جو بیان مئی 2012ء میں دیا گیا تھا اس میں الزامات والی بات تو نہیں ہے؟

ایوب بیگ مرزا: اصل میں یہ بیان کسی عدالت کے سامنے نہیں ہوا' لندن پولیس کو دیا گیا۔ پولیس کو دیے گئے بیان اور کورٹ میں دیے گئے بیان میں فرق ہوتا ہے۔ جب کیس چلے گا اور اس دوران وہ اپنے بیان کو کنفرم کریں گے' تب یہ مصدقہ سمجھا جائے گا۔ ابھی تک یہ نہیں کہا جا سکتا کہ ایم کیو ایم پر لگائے گئے الزامات صد فیصد ثابت ہو چکے ہیں۔ ہمارے عوام کا بڑا عجیب معاملہ ہے۔ یا تو یہ لوگ بہت زیادہ ذہین ہیں یا پھر کوئی سپر قوت انھیں بتاتی ہے۔ بی بی سی کی رپورٹ میں جو کچھ بتایا گیا یا طارق میر کا بیان ہے' کیا ہم اس پنڈورا بکس کھلنے سے پہلے یہ سب کچھ جانتے نہیں تھے؟ یہ باتیں فضا میں گردش نہیں کر رہی تھیں؟ ''را'' کا نام نہیں لیا جا رہا تھا؟ یہ سب کچھ تھا' لیکن افواہوں کے درجے میں تھا۔ بہرحال' پولیس اگر کنفرم کر بھی دے لیکن جب تک الزامات عدالت میں کنفرم نہ ہو جائیں تو یہ پابندی والا معاملہ نہیں ہونا چاہیے۔ عدالتوں میں الزامات ثابت کیے

مرتب: محمد خلیق

بغیر آپ اگر کسی پر پابندی لگائیں گے تو آپ گویا ان کی حمایت کر رہے ہیں۔ ان کو سیاسی طور پر ایسا موقع دے رہے ہیں کہ وہ عوام میں جا کر کہیں کہ دیکھیں ہم پر الزامات لگے تھے لیکن ثابت کچھ نہیں ہوا اور اس کے باوجود ہم پر پابندی لگ گئی ہے' یہ خالصتاً انتقامی کارروائی ہے۔

سوال: اگر بی بی سی کی رپورٹ حقائق کے منافی ہے تو ایم کیو ایم اس کو عدالت میں چیلنج کیوں نہیں کرتی؟

ایوب بیگ مرزا: ایم کیو ایم کے لیے سنہری موقع ہے کہ وہ واقعتاً اگر اس معاملے میں سچی ہے تو انھیں عدالت میں جانا چاہیے۔ پاکستانی عدالتوں اور وہاں کی عدالتوں میں بڑا فرق ہے۔ وہاں ایسے الزامات لگانے سے پہلے اس کے ایک ایک لفظ کی چھان بین کی جاتی ہے۔ اپنے لیگل ایڈوائزرز کے آگے پوری تفصیلات رکھی جاتی ہیں کہ ہم کسی پر یہ الزام لگا رہے ہیں' اگر کل ہم عدالت میں جائیں گے تو اس کی کیا پوزیشن ہوگی۔ جب وہ مکمل طور پر مطمئن ہو جاتے ہیں تو پھر سٹوری شائع کی جاتی ہے۔ لہٰذا ایم کیو ایم کے عدالت میں جانے کے امکانات بہت کم ہیں۔ اس میں بہت رسک ہے ایم کیو ایم کو معلوم ہے کہ برطانوی عدالتوں میں اگر یقینی طور پر آپ ثابت کر سکیں گے تو پھر آپ کو اس کا ہرجانہ بھی ملے گا' لیکن اگر آپ سچ ثابت نہ کر سکے تو پھر آپ کسی کو منہ دکھانے کے قابل بھی نہیں رہیں گے۔ لہٰذا میں آپ کو وثوق سے کہتا ہوں کہ ایم کیو ایم عدالت میں نہیں جائے گی۔ بی بی سی کی ایک کریڈیبلٹی ہے۔ جس سطح کا وہ نشریاتی ادارہ ہے' یہ ممکن نہیں کہ انہوں نے رپورٹ پیش کرنے سے پہلے پوری تحقیق نہ کی ہو۔ بہرحال سچ اور جھوٹ کا فیصلہ صرف عدالت میں ہو سکتا ہے۔

سوال: ہماری حکومت برطانوی حکومت سے طارق میر کے بیان کی تصدیق یا تردید کیوں نہیں کروا رہی؟

ایوب بیگ مرزا: ہماری حکومت نے ایک خط لکھ دیا ہے' اچھا کیا لیکن اُصولی طور پر گورنمنٹ آف پاکستان کو لندن کی عدالت میں جانا چاہیے کہ آپ نے ہمارے ملک کی ایک جماعت پر الزام لگایا ہے' اس کو ثابت کریں تا کہ ہم اس کے خلاف کوئی قدم اُٹھا سکیں۔ حکومت کو اس معاملے میں کچھ نہ کچھ کرنا پڑے گا۔ میڈیا میں یہ بات بہت آگے جا چکی ہے۔ حکومت کے لیے یہ ممکن نہیں ہے کہ وہ ایم کیو ایم سے خوف زدہ ہو کر اس سے withdraw کرے۔ ایم کیو ایم کا بھارت سے فنڈز لینے کا تعلق کارکنوں سے تو نہیں ہوگا' یہ تو قیادت میں سے چند لوگوں کا معاملہ ہے۔ اگر اِن الزامات میں کوئی صداقت ہے تو ان لوگوں کو پکڑنا چاہیے اور جہاں جہاں یہ پیسے تقسیم ہوئے ہیں' ان پر گرفت ہونی چاہیے۔

سوال: الطاف حسین نے دہلی میں تقریر کرتے ہوئے ہندوستان کی تقسیم کو تاریخ کی بہت بڑی غلطی قرار دیا تھا۔

> **جب تک عدالت میں الزامات ثابت نہ ہو جائیں، ایم کیو ایم پر پابندی نہیں لگنی چاہیے**

اس بیان پر آج تک پاکستان میں ان کے خلاف بغاوت کا مقدمہ کیوں نہیں چلا؟ مزید برآں بھارتی مداخلت کے حوالہ سے حکومت پاکستان کیا کارروائی کر رہی ہے۔

ایوب بیگ مرزا: حالات میں فرق پڑا ہے۔ اس وقت

ہمارے ہاں دو حکومتیں چل رہی ہیں۔ ایک de jure‘ دوسری de facto۔ ڈی فیکٹو گورنمنٹ اس مسئلے میں بڑی سیریس ہے۔ حالات اس طرف جا رہے ہیں کہ شاید پاکستان اس کو عالمی سطح پر بھی اُٹھائے۔ ہمارے سیاسی رہنما یہ کبھی نہ کرتے۔

ایم کیو ایم کے معاملے کو منطقی انجام تک نہ پہنچایا گیا تو یہ امر پاکستان کے لیے تباہ کن ہوگا

سوال: جب صورت حال اس طرح کی ڈیویلپ ہو جائے کہ ایک ملک دوبارہ سے یہاں مکتی باہنی کو پروموٹ کرنے کی کوشش کر رہا ہے تو پھر ہماری ملٹری اسٹیبلشمنٹ کو میدان میں کیوں نہیں آنا چاہیے؟

ایوب بیگ مرزا: بالکل آنا چاہیے۔ پہلی دفعہ اس طرح وہ میدان میں آئی ہے اور ہماری سیاسی حکومت کو اس طرف دھکیل رہی ہے کہ وہ اس معاملے میں کچھ کرے۔ اگر ایم کیو ایم کے معاملے کو حکومت یا اسٹیبلشمنٹ نے اپنے کسی مفاد کی خاطر درمیان میں چھوڑ دیا اور بات کو ٹالنے کی کوشش کی تو یہ چیز پاکستان کے لیے انتہائی خطرناک ثابت ہوگی۔ اگر اس معاملے کو منطقی انجام تک نہ پہنچایا گیا تو یہ پاکستان کے لیے تباہ کن ثابت ہوگا۔ میں یہ نہیں کہتا کہ ضرور ایم کیو ایم والوں کو سزائیں دی جائیں‘ میرا مطالبہ صرف یہ ہے کہ انصاف کیا جائے۔ جو مجرم ہیں‘ ان کو سزا دی جائے۔ ایم کیو ایم کے سیاسی طور پر زندہ رہنے میں ہمیں کوئی اعتراض نہیں ہے۔ اور کسی کو اعتراض ہونا بھی نہیں چاہیے اصل میں معاملہ یہ ہے کہ جب اس طرح کے الزامات عائد ہوں کہ آپ اپنے ملک کے خلاف سازش کرتے ہیں‘ دشمن سے مدد حاصل کرتے ہیں‘ اپنے بندوں کو دوسرے ملک میں بھیج کر ٹریننگ دلواتے ہیں تو اس ٹریننگ کا مقابلہ کس نے کرنا ہے! جسے میں ڈی فیکٹو گورنمنٹ کہہ رہا ہوں‘ دہشت گردی کا مقابلہ تو انہیں کرنا ہے۔ جانیں تو وہ دیں گے۔ لہٰذا بجائے اس کے کہ پیچھے بیٹھ کے تماشا دیکھا جائے‘ ہماری ملٹری اسٹیبلشمنٹ بہت صحیح اقدام کر رہی ہے کہ سول گورنمنٹ کو یاد دلا رہی ہے کہ اس معاملے میں سیاسی مفادات کو نہ دیکھو بلکہ ملک کے مفاد کو دیکھو۔ اگر ہم نے اسے منطقی انجام تک نہ پہنچایا تو آنے والے وقت میں کوئی بندہ‘ کوئی جماعت‘ کوئی گروہ پاکستان کی سلامتی کے حوالے سے کسی حد تک بھی جا سکتا ہے۔

سوال: جنرل مشرف شروع ہی سے الطاف حسین کو پاکستان دشمن سمجھا کرتے تھے‘ لیکن ایم کیو ایم 2002ء سے 2008ء تک مشرف حکومت کی اتحادی رہی۔ جنرل مشرف نے آخر یہ یوٹرن کیوں لیا؟

ایوب بیگ مرزا: یہی تو المیہ ہے۔ جب نائن الیون کا معاملہ ہوا تھا تو جنرل مشرف نے کہا تھا: ’’سب سے پہلے پاکستان‘‘۔ اس وقت کسی نے کہا تھا کہ اس نے یہ جھوٹ بولا ہے‘ اصل میں ’’سب سے پہلے میں‘‘، ’’سب سے پہلے میری اپنی ذات‘‘، ’’سب سے پہلے میری کرسی‘‘۔ یہ سارے معاملات کرسی اور اقتدار کے گرد گھومتے ہیں۔ دراصل ہمارے جنرل اور سیاست دان دونوں ہی اس بیماری کے مریض رہے ہیں۔ ملک کی سلامتی کو داؤ پہ لگا کر اگر انھیں اقتدار ملتا ہے تو وہ گریز نہیں کرتے۔ اس حوالے سے جنرلز کا ماضی کوئی اچھا نہیں ہے۔ جنرل ضیاء الحق کا اسلام کے حوالے سے بڑا نام تھا۔ بڑے شریف الطبع اور نرم مزاج مشہور تھے۔ لیکن کرسی کے معاملہ میں وہ اسلام کو نزدیک نہیں آنے دیتے تھے۔ اسی طرح جنرل پرویز مشرف کا معاملہ ہے۔ بطور آرمی چیف انہوں نے ایم کیو ایم اور الطاف حسین کے بارے میں اتنے سخت الفاظ فائل میں لکھے کہ شاید ہی کسی نے لکھے ہوں۔ لیکن جب کراچی میں 12 مئی کو پچاس شہری مار دیئے گئے جن کا الزام ایم کیو ایم پر لگا کہ اسی جماعت کا رکن سندھ حکومت کا وزیر داخلہ تھا تو اسلام آباد میں پرویز مشرف نے مکا لہرا کر کہا کہ کراچی میں آپ نے ہماری طاقت دیکھی۔ صرف اس لیے کہ وہ خون اس کی کرسی میں کھاد کا کام دے رہا تھا۔ جنرل اشفاق کیانی بھی کم نہیں رہے۔ این آر او انہوں نے ہی کروایا تھا۔ موجودہ صورت حال میں جنرل راحیل شریف کچھ کام کر رہے ہیں‘ اللہ کرے کہ وہ سیدھے راستے پر رہیں۔ جس چیز کا بیڑا انہوں نے اُٹھایا ہے‘ اگر اسے وہ منطقی انجام تک نہ لے کر گئے تو پاکستان ایسے بھنور میں پھنسے گا کہ پھر نکلنا مشکل ہو جائے گا۔ ایم کیو ایم کے حوالے سے پرویز مشرف سے پوچھ گچھ ہونی چاہیے‘ اسے کٹہرے میں لانا چاہیے کہ تم نے پہلے یہ بات کی تھی اور اب یہ کہہ رہے ہو!

سوال: بنگلہ دیش کے حوالے سے نریندر مودی کے اعترافی بیان‘ بی بی سی کی رپورٹ اور طارق میر کے بیان پر ہماری حکومت بھارت کو دہشت گرد ریاست قرار دلوانے کے لیے دنیا بھر میں لابنگ کیوں نہیں کرتی؟

ایوب بیگ مرزا: اس حوالے سے شنید ہے کہ فوج نے سول حکومت کو push کیا ہے۔ اقوام متحدہ میں ہماری سفیر ملیحہ لودھی کو بلایا گیا ہے۔ کسی کمزور ملک کا وزیر اعظم ایسا بیان دے ہی نہیں سکتا تھا جیسا نریندر مودی نے دیا ہے۔ یہ ایک ایسے غنڈے کا بیان ہے جسے معلوم ہے کہ میرا دوست علاقے کا ایس ایچ او ہے۔ بھارت دنیا کی سب سے بڑی جمہوریت‘ اس کا وزیر اعظم امریکہ کا فطری حلیف‘ تو کون اُٹھائے گا مسئلہ اور کون دے گا سزا؟ یہ جمہوریت اور عالمی عدالتیں سب فراڈ ہے۔ اس سے بڑا ثبوت کیا ہو سکتا ہے کہ ایک آدمی اعتراف کر رہا ہے کہ ہماری فوج کا خون کسی دوسرے ملک کو توڑنے اور ایک نئے ملک کی تشکیل میں شامل ہے‘ لیکن کچھ نہیں ہوا۔ اگر اس طرح کی بات پاکستان کے وزیر اعظم کے منہ سے نکل گئی ہوتی تو آج پاکستان کے دونوں ہاتھ اور پاؤں باندھ کر سلامتی کونسل میں پیش کیا گیا ہوتا اور اس پر کیس چل رہا ہوتا۔ بھارت ایک طاقت ہے اور دوسری بڑی طاقتیں اس کی سرپرست ہیں۔ پاکستان نے ہر حوالے سے اپنا امیج اتنا خراب کر لیا ہے کہ ہماری کوئی حیثیت ہی نہیں ہے۔

سوال: دہشت گردی اور مالی کرپشن پاکستانی معاشرے کے رستے ہوئے ناسور ہیں۔ کیا موجودہ حکومت اور عسکری قیادت ان برائیوں کے چنگل سے ہمیں آزاد کروا سکے گی؟

سیاست دان ملک کی سلامتی کو داؤ پر لگا کر اقتدار حاصل کرنے سے بھی گریز نہیں کرتے

ایوب بیگ مرزا: ہمارے ہاں معاشی دہشت گردی یعنی کرپشن اس وقت دہشت گردی کی بہت بڑی وجہ بنی ہوئی ہے۔ اگر کرپشن ختم ہو جائے تو دہشت گردی میں بھی بہت فرق آئے گا۔ میرا دل اس بات کو تسلیم نہیں کرتا کہ اس معاملے میں حکومت اور فوج ایک پیج پر ہیں۔ فوج بڑی دیانت داری سے کام کر رہی ہے۔ اس وقت کی عسکری قیادت کو واقعتاً پاکستان کی فکر لاحق ہے۔ انہوں نے پاکستان میں مالی کرپشن پر ہاتھ ڈالا ہے لیکن سول گورنمنٹ دلی طور پر اس کے ساتھ نہیں ہے۔ ان کے دل میں بھی چور ہے۔ انھیں محسوس ہوتا ہے کہ ایم کیو ایم کے بعد پیپلز پارٹی کی باری آئی ہے۔ عین ممکن ہے کہ اس کے بعد مسلم لیگ (ن) کی باری آ

جائے۔ یہ بھی دودھ سے دھلے تو نہیں ہیں۔ یہ معاملہ آگے چلتا نظر نہیں آتا۔ جولائی کے دوسرے ہفتے میں ایک مسئلہ کھڑا ہوگا کہ سندھ میں رینجرز کا ٹائم ختم ہو رہا ہے۔

سوال: تو extend کر دیں گے پیریڈ۔ اس میں کیا ہے؟

ایوب بیگ مرزا: ایکسٹنڈ تو 1989ء سے کر رہے ہیں۔ 26 سال ہو گئے ہیں، ہر تین ماہ بعد ایکسٹنڈ کرتے ہیں۔ شبہ ہے کہ اس دفعہ ایکسٹنڈ نہیں ہوگا۔ دراصل رینجرز سے جو کام وہ لینا چاہتے تھے رینجرز اس سے بڑھ کر کام کرنا چاہتے ہیں۔ وہ چاہتے تھے کہ دوسروں کی بدمعاشیوں' عیاشیوں اور کرپشن پر ہاتھ ڈالا جائے۔ ہمیں کچھ نہ کہیں۔

سوال: دوسروں سے کیا مراد ہے؟

ایوب بیگ مرزا: دوسروں سے مراد ہے جو پیپلز پارٹی میں نہیں ہیں۔ اس بات کا امکان ہے کہ وہ ایکسٹنڈ نہیں کریں گے کیونکہ وہ رینجرز سے تنگ ہیں۔ صوبائی حکومت نے ایکسٹنڈ کرنا ہوتا ہے لیکن وفاقی حکومت اپنے خصوصی اختیارات استعمال کر کے صوبائی حکومت کی مرضی کے بغیر بھی انہیں وہاں رکھ سکتی ہے۔ مجھے پاکستان میں ایک بحران پیدا ہوتا نظر آ رہا ہے۔ زرداری صاحب بالکل آؤٹ آف کنٹرول ہو چکے ہیں' کیونکہ ان کے بعض ساتھی گرفت میں آ گئے ہیں۔

سوال: ایم کیو ایم اور پیپلز پارٹی کے کنگز آف کرپشن آہستہ آہستہ پاکستان سے کھسک رہے ہیں۔ حکومت انہیں کیوں نہیں پکڑ رہی؟

ایوب بیگ مرزا: پیپلز پارٹی کے سربراہ آصف زرداری پر بڑے الزامات ہیں۔ رینجرز نے فشریز بورڈ کا ایم ڈی گرفتار کیا ہے۔ اس نے صاف کہا ہے کہ میں روزانہ کی آمدن کا 70 فیصد بلاول ہاؤس پہنچاتا تھا۔ اس کے علاوہ بھی بہت سے بیوروکریٹس انہوں نے گرفتار کیے ہیں۔ انہوں نے صاف کہا ہے کہ ہمیں حکم تھا کہ اتنی رقم روزانہ پہنچائی جانی چاہیے۔ تو کرپشن کے ڈانڈے بلاول ہاؤس سے مل رہے ہیں۔ اسی لیے زرداری صاحب نے بڑی زبردست تقریر کی کہ ہم ڈٹ کر مقابلہ کریں گے' اور اگر کسی نے ہمیں چھیڑا تو ہم اینٹ سے اینٹ بجا دیں گے۔ وہ اینٹ سے اینٹ کیا بجاتے' دوسرے دن خود فرار ہو گئے۔ ان کی بہن فریال تالپور اپنے خاوند منور تالپور کے ساتھ فرار ہو گئی ہے۔ آصف زرداری کے منہ بولے بھائی مظفر ٹپی نے اپنے بھائی کی صحت کے بارے میں جھوٹ بول کر راہ فرار اختیار کی۔ لوگ زرداری کے بارے میں یہ رائے رکھتے ہیں کہ وہ بہت ہوشیار اور چالاک ہے' اس نے پولیٹکس کی ڈاکٹریٹ کی ہوئی ہے۔ میں سمجھتا ہوں وہ انتہائی احمق ثابت ہوا ہے۔ بے شک اس نے چند کھرب روپے اکٹھے کر لیے ہیں۔ نقد رقم کے حوالے سے زرداری بلا مقابلہ پاکستان کا دولت مند ترین آدمی ہے۔ اصل میں انہیں اپنے بارے میں بہت بڑی غلط فہمی ہوئی ہے۔ انہوں نے اتنی بڑھکیں لگائیں' یہاں تک حماقت کی کہ یہ افغانستان تشریف لے گئے۔

سوال: لگ یہ رہا تھا کہ وہ گیلانی صاحب کے بیٹے کی رہائی کی کیمپین چلانے کے لیے افغانستان گئے ہیں؟

> موجودہ صورت حال میں، فوج کے لیے اقتدار میں دخل دیے بغیر اور اقتدار کو ہاتھ میں لیے بغیر، کامیابی حاصل کرنا بہت ضروری ہے

ایوب بیگ مرزا: گیلانی صاحب کا ہار بھی واپس ہو گیا ہے۔ طیب اردگان کی بیوی نے سیلاب زدگان کو یہ ہار کیوں دیا تھا' اس کا تاریخی پس منظر ہے۔ وہ نقد پیسے بھی دے سکتی تھی۔ اس نے اپنے گلے سے ہار اُتار کر اس لیے دیا کیونکہ جب 1924ء میں ہندوستان میں تحریک خلافت چلی تھی تو یہاں کی عورتوں نے اپنا زیور اُتار کر ترکی بھیجا تھا۔ اُس نے اس روایت کو زندہ کیا۔ بہر حال' وہ ہار واپس آ گیا ہے۔ ابھی بہت کچھ واپس آنا ہے۔

میں زرداری صاحب کے دورۂ افغانستان کی بات کر رہا تھا۔ وہ وہاں تشریف لے گئے اور چیف ایگزیکٹو عبداللہ عبداللہ سے ملاقات کی۔ گفتگو کے دوران انہوں نے پاکستانی فوج کے بارے میں بہت ہی تھرڈ کلاس قسم کے بہت ہی غلیظ الفاظ استعمال کیے جو بہر حال فوج کو رپورٹ ہو گئے۔ واپس آ کر انہوں نے آرمی چیف کی منتیں کیں کہ مجھے ملاقات کا ٹائم دے دیں' لیکن آرمی چیف ان سے نہیں ملے۔ جو آدمی حق پر ہوگا' جو کرپٹ نہیں ہوگا وہ کسی سے نہیں گھبرائے گا۔ لیکن ایک ایسا داغ دار آدمی جس کا دامن کرپشن کی کہانیوں سے اٹا پڑا ہے' وہ اگر رات کو دھمکی لگائے گا تو صبح کو لنگوٹی کس کر بھاگ جائے گا۔ اس تمام صورت حال میں ہماری حکومت چارٹر آف ڈیموکریسی نبھا رہی ہے۔ یعنی پہلے تم لوٹو' پھر ہم لوٹیں۔ البتہ اب نواز شریف کچھ مجبور ہوں گے کہ وہ پیپلز پارٹی پر کچھ نہ کچھ ہاتھ ڈالیں۔ کرپشن کے معاملے میں فوج جو بھی قدم اُٹھائے گی' نواز شریف بادل نخواستہ ان کا ساتھ دیں گے۔ اسی لیے میں ڈرتا ہوں کہ کوئی حادثہ ہو سکتا ہے۔ جب آپ کہیں کہ میں آپ کے ساتھ ہوں' اور آپ ساتھ نہ ہوں تو پھر کوئی سانحہ وقوع پذیر ہو سکتا ہے۔

سوال: آپ کہہ رہے ہیں پاکستان میں بحران پیدا ہونے والا ہے۔ عمران خان پر تول رہے ہیں۔ اوپر سے طاہر القادری تشریف لے آئے ہیں۔ کیا ہونے جا رہا ہے پاکستان میں؟

ایوب بیگ مرزا: اللہ خیر کرے گا! پاکستان کا معاملہ تو شروع سے ہی ایسا ہے۔ اللہ تعالیٰ کروٹ کروٹ جنت نصیب کرے بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کو وہ فرمایا کرتے تھے کہ پاکستان کئی دفعہ ایسا موڑ لیتا ہے کہ معلوم ہوتا ہے جیسے کھائی میں گر جائے گا لیکن اللہ عین وقت پر زمین کا رُخ ہی موڑ دیتا ہے۔ تو دعا کیجیے اب بھی زمین کا رخ ہی مڑ جائے! جو کچھ ہو رہا ہے' اگر فوج اقتدار میں دخل دیے بغیر اور اقتدار کو خود ہاتھ میں لیے بغیر کامیاب ہو جاتی ہے' تو اس میں کیا حرج ہے۔ نواز شریف بھی اپنی پارٹی کے کرپٹ لوگوں کے لیے فوج کو راستہ دے دیں' اس سے ان کی پاپولریٹی میں اضافہ ہی ہوگا۔ اگر ایسا ہو جائے تو بہتر ہوگا۔

اس پروگرام کی ویڈیو www.tanzeem.org پر ''خلافت فورم'' کے عنوان سے دیکھی جا سکتی ہے۔

ادارہ ندائے خلافت کی جانب سے قارئین کو

عید مبارک

نیز قارئین نوٹ فرما لیں کہ عید الفطر کی تعطیلات کی وجہ سے پریس اور ادارہ کے دفاتر بند رہیں گے۔ بنا بریں ندائے خلافت کا اگلا شمارہ شائع نہیں ہوگا۔

مشرقی روایات کا جنازہ

انصار عباسی
ansar.abbasi@thenews.com.pk

ڈاکٹر اسرار احمد مرحوم کی تنظیم اسلامی کی طرف سے ایک خط موصول ہوا جسے اس کالم میں شامل کیا جا رہا ہے تا کہ قارئین کے ساتھ حکمرانوں اور دوسرے ذمہ داران کی توجہ ایک ایسے معاملہ کی طرف دلوائی جائے جس کو اگر اسی طرح نظر انداز کیا جاتا رہا تو اس کے نتائج ہمارے اور ہماری نسلوں کے لیے انتہائی سنگین ہوں گے۔

میں اس معاملہ پر کئی بار پہلے لکھ چکا مگر بگاڑ اس تیزی سے ہو رہا ہے کہ جتنا لکھا جائے وہ کم ہے۔ افسوس کہ متعلقہ افراد، اداروں اور حکام کے کان پر جوں تک نہیں رینگتی۔ ہوسکتا ہے کہ تنظیم اسلامی کی آواز ہی کوئی سن لے۔ خط کا متعلقہ متن ملاحظہ فرمایئے:

اگرچہ ہمارے معاشرے میں ایک عرصہ سے بعض فلموں اور ڈراموں میں فحاشی اور بے حیائی کی شکایت تھی لیکن چونکہ شریف النفس لوگ اس راستہ سے ہی گریز کرتے تھے اور پاکیزہ ذہن اور نیک فطرت لوگ تو اخبارات کے رنگین صفحات اور فلمی اشتہارات پر بھی خفا اور معترض رہتے تھے لہٰذا صورت حال کبھی اتنی گھمبیر نہ تھی۔ لیکن جب سے الیکٹرانک میڈیا میں نجی چینلز کی اجازت ہوئی، جنہیں پاکستان کے ہر چھوٹے بڑے شہر میں دیکھا جاسکتا ہے تب سے ہمارے یہاں فحاشی، عریانی اور بے حیائی کا ایک طوفان امڈ آیا ہے۔ شاید اس کا سبب یہ بھی تھا کہ مقتدر حلقوں نے ساتھ ہی یہ نوید بھی سنا دی تھی کہ میڈیا اب آزاد ہوگا۔

حضور والا! ہم انتہائی دکھ اور افسوس سے عرض گزار ہیں کہ یہ آزادی مادر پدر آزادی ثابت ہوئی اور اس شتر بے مہار آزادی نے گھر گھر داخل ہو کر ہماری مشرقی روایات اور اقدار کا جنازہ نکال دیا۔ ایک ایسی تہذیب ہمارے گھروں میں گھس آئی ہے جو نہ صرف اسلامی تہذیب اور شعائر کی بالفعل دشمن ہے بلکہ حیاداری اور شرافت کے عام معیار و تصورات سے بھی متصادم ہے۔ یہ بے حیا تہذیب ہمارے معصوم بچوں اور نوجوان نسل کو رحمان سے دور اور شیطان کے قریب کر رہی ہے۔

بہرحال نوبت یہاں تک پہنچ چکی ہے کہ ان عام گھرانوں میں جہاں شرم و حیا کا واجبی سا تصور ابھی موجود ہے وہاں ماں بیٹا اور باپ بیٹی اکٹھے ٹیلی ویژن کے سامنے نہیں بیٹھ سکتے۔ اس نوعیت کی شکایت بہت سی اطراف سے سامنے آئی۔ چنانچہ یہ ایک حقیقت ہے کہ وقت گزرنے کے ساتھ معاشرے کے ایک قابل لحاظ حصے میں اس حوالے سے خاموش اضطراب پایا جانے لگا ہے کیونکہ نوجوان نسل پر غیر معمولی طور پر اس کلچر کے منفی اور برے اثرات مرتب ہونے لگے ہیں۔

جناب عالی! تنظیم اسلامی نے مسئلہ کی سنگینی کا ادراک کرتے ہوئے گزشتہ دنوں پرنٹ اور الیکٹرانک میڈیا میں فحاشی اور عریانی کے بڑھتے ہوئے رجحانات کے خلاف اپنے عزیزوں، دوستوں اور اہل محلّہ سے رابطہ کی بنیاد پر ایک دستخطی مہم شروع کی جس میں حکومت کے ذمہ داران سے پُرزور گزارش کی گئی تھی کہ وہ ان حوالوں سے فحاشی و بے حیائی کے سیلاب کو روکنے میں اپنا کردار موثر طور پر ادا کریں اور اس سلسلے کو روکنے کے لیے حکومتی قوت اور وسائل کو بروئے کار لائیں۔

ہمارے ساتھیوں کی چند ماہ کی محنت اور پاکستان کے عوام کے تعاون کے نتیجے میں نہایت قلیل مدت میں آٹھ لاکھ گیارہ ہزار دو سو دس (8,11,210) افراد نے ہماری اس مہم سے اتفاق کرتے ہوئے اپنے دستخط کر دیے۔ ہمارے خواہش تھی کہ دستخط شدہ شیٹس ہم خود وزیراعظم کو پیش کریں تا کہ اُن سے درخواست بھی کی جا سکے کہ وہ اعلیٰ ترین حکومتی ذمہ داری نبھاتے ہوئے اس فحاشی اور بے حیائی کا قلع قمع کرنے میں اپنا بھرپور کردار ادا کریں جو معاشرے کے جسد کو کینسر کے مرض کی طرح لاحق ہوگئی ہے۔ لیکن صد افسوس کہ ایک طویل عرصہ تک سر توڑ کوشش کے باوجود ہمیں وزیراعظم تک رسائی نہ ملی۔ تب ہم نے اخباری اشتہارات کے ذریعے حکومت اور عوام دونوں سے درخواست کی کہ آیئے مل کر جہاد کریں اور شرم و حیا اور غیرت کو نیست و نابود کر دینے والے اس شیطانی طوفان کے سامنے چٹان بن کر کھڑے ہو جائیں لیکن حکومتی سطح پر ہمیں کوئی رسپانس نہ ملا۔

ہم نے سپریم کورٹ میں ایک آئینی رٹ بھی دائر کر رکھی ہے کہ عدالت عظمیٰ آگے بڑھ کر اس کا نوٹس لے اور انتظامیہ کو حکم دے کہ الیکٹرانک میڈیا پر فحاشی کے سیلاب کے آگے بند باندھے لیکن سردست کوئی شنوائی نہیں ہو رہی۔ یہاں اس امر کی وضاحت ضروری ہے کہ اس نیک کام کی انجام دہی کے لیے کسی نئی قانون سازی کی ہرگز ضرورت نہیں ہے۔ پہلے ہی سے ایسے قوانین موجود ہیں جن کی بنیاد پر فحاشی کے فروغ کے مرتکب افراد اور اداروں کے خلاف کارروائی کی جاسکتی ہے۔ پھر یہ کہ آئین کے آرٹیکل 31 کے مطابق اسلامی جمہوریہ پاکستان میں حکومت وقت کی ذمہ داری ہے کہ وہ ایسے اقدام کرے جن سے اسلامی اقدار کا فروغ اور عوام کو ایسا ماحول فراہم کیا جائے جو اُن کی زندگیوں کو اسلامی طرز حیات میں ڈھالنے میں معاون و مددگار بنے۔

محترم! ہماری یہ عاجزانہ کاوش جس میں آپ کو لکھی جانے والی یہ تحریر بھی شامل ہے، اس کا حقیقی ہدف یہ ہے کہ روز قیامت اللہ کے حضور ہم یہ معذرت پیش کرسکیں کہ ہم نے قوم کو اس گناہ عظیم سے بچانے کے لیے حکومتی اداروں سے بھی رابطہ کیا اور افراد کے سامنے بھی اپنی گزارشات رکھیں۔

جناب عالی! ہر مسلمان یہ بات اچھی طرح جانتا ہے کہ جزا و سزا کے دن اللہ کے ہاں سب کو فرداً فرداً پیش ہونا ہے۔ ظاہر ہے معاشرے میں جو شخص زیادہ اثر و رسوخ کا مالک ہوگا اور جتنا بڑا منصب ہوگا پُرسش بھی اُسی قدر کڑی اور سخت ہوگی۔

آپ سے مودبانہ التجا ہے کہ آگے بڑھیں۔ اس سے پہلے کہ فحاشی کا کینسر معاشرے کی روحانی موت کا باعث بنے، آپ اپنا قومی اور دینی فریضہ ادا کریں تا کہ آپ بھی روز قیامت اللہ کے حضور سرخرو ہوسکیں!

☆☆☆

رفقاء متوجہ ہوں
ان شاء اللہ

"آزاد کشمیر، چکار (براستہ مظفر آباد)" میں

مبتدی تربیتی کورس

02 تا 08 / اگست 2015ء

(بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اس میں شامل ہوں

اور

امراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

07 تا 09 اگست 2015ء

(بروز جمعۃ المبارک نماز عصر تا بروز اتوار ظہر)

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ امراء و نقباء اس میں شامل ہوں،

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 0300-4904051 / 0300-7879787

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)36316638-36366638

حلقہ پنجاب پوٹھوہار کی مقامی تنظیم "جاتلاں" میں ظفر اقبال کا بطور امیر تقرر

امیر حلقہ پنجاب پوٹھوہار کی جانب سے مقامی تنظیم جاتلاں میں تقرر امیر کے لیے موصولہ ان کی اپنی تجویز اور رفقاء کی آراء کی روشنی میں امیر محترم نے مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس منعقدہ 25 جون 2015ء میں مشورہ کے بعد ظفر اقبال کو مقامی تنظیم کا امیر مقرر فرمایا۔

دعائے صحت

☆ تنظیم اسلامی اولڈ سٹی (کراچی) کے رفیق جناب عبد الرزاق نیازی کی والدہ بیمار ہیں۔

☆ تنظیم اسلامی اولڈ سٹی (کراچی) کے رفیق جناب عبد الحمید علیل ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان کو شفائے کاملہ عاجلہ مستمرہ عطا فرمائے۔ قارئین اور رفقاء و احباب سے بھی ان کے لیے دعائے صحت کی اپیل کی جاتی ہے۔

دعائے مغفرت
اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رٰجِعُوْنَ

☆ حلقہ مالاکنڈ کے ملتزم رفیق عبد المالک جان کے چچا وفات پا گئے

☆ تنظیم اسلامی پشاور شہر کے رفیق محترم جناب مظفر حسین خان کی ساس وفات پا گئیں

☆ تنظیم اسلامی اولڈ سٹی (کراچی) کے رفیق جناب عمر حیات کی والدہ رحلت فرما گئیں۔

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے، اور پس ماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے۔ قارئین سے بھی مرحومین کے لیے دُعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلَھُمْ وَارْحَمْھُمْ وَاَدْخِلْھُمْ فِیْ رَحْمَتِکَ وَحَاسِبْھُمْ حِسَابًا یَّسِیْرًا

رفقاء متوجہ ہوں
ان شاء اللہ

"مسجد بنت کعبہ N-866 سمن آباد پونچھ روڈ لاہور" میں

26 جولائی تا یکم اگست 2015ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

اور

31 جولائی تا 02 اگست 2015ء (بروز جمعہ نماز عصر تا بروز اتوار نماز ظہر)

امراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

زیادہ سے زیادہ رفقاء اور امراء و نقباء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

رفقاء ان موضوعات پر دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ اسلام کا انقلابی منشور

☆ فرائض دینی کا جامع تصور (عبادت رب، شہادت علی الناس، اقامت دین)

برائے رابطہ: 37520902(042)، 0333-4273815

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)36316638-36366638

رفقاء متوجہ ہوں
ان شاء اللہ

"مسجد نمرہ ملک پارک دفتر سوئی گیس لنک روڈ گوجرانوالہ" میں

09 تا 15 اگست 2015ء (بروز اتوار نماز عصر تا بروز ہفتہ نماز ظہر)

مبتدی و ملتزم تربیتی کورس

کا انعقاد ہو رہا ہے

نوٹ: ملتزم تربیتی کورس میں مندرجہ ذیل موضوعات پر باہمی مذاکرہ ہوگا۔

رفقاء ان موضوعات پر دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لائیں:-

☆ جہاد فی سبیل اللہ ☆ اسلام کا انقلابی منشور

☆ فرائض دینی کا جامع تصور (عبادت رب، شہادت علی الناس، اقامت دین)

اور

امراء و نقباء تربیتی و مشاورتی اجتماع

14 تا 16 اگست 2015ء (بروز جمعہ نماز عصر تا بروز اتوار

کا انعقاد ہو رہا ہے، زیادہ سے زیادہ رفقاء اور امراء و نقباء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں

موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لائیں

برائے رابطہ: 055-3891695 / 0300-7478326 / 0300-7446250

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: (042)36316638-36366638

تبصرہ کتاب

نام کتاب: روح الامین کی معیت میں کاروان نبوت
مصنف: پروفیسر ڈاکٹر تسنیم احمد
ضخامت: 160 صفحات
قیمت: 105 روپے
ملنے کا پتہ: آر۔ایس 33 اٹاوہ سوسائٹی
نزد گلشن معمار، کراچی 75340
تبصرہ نگار: پروفیسر محمد یونس جنجوعہ

مصنف کا ارادہ ہے کہ سیرت النبی کو دس جلدوں میں مدون کرے۔ اُس سلسلہ کی یہ پہلی کڑی ہے۔ کتاب دس ابواب پر مشتمل ہے۔ پہلے باب میں جدالانبیاء حضرت ابراہیم علیہ السلام کے مختصر حالات اور مکہ میں حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی آبادکاری کا ذکر ہے۔ دوسرے باب میں آپ کی بعثت سے قبل کے واقعات ہیں۔ اگلے ابواب میں آپ کی پیدائش، پرورش، تجارت اور شادی کا ذکر ہے۔ پھر آغاز وحی اور دعوت کے آغاز اور ابتدائی نازل ہونے والی سورتوں کی تعلیمات کا خلاصہ دیا گیا ہے۔ باب ہفتم میں کاروان نبوت میں شامل ہونے والی اُن عظیم ہستیوں کا ذکر ہے جو رسول اللہ پر ابتدائی ایام میں ایمان لائیں۔ مصنف کی تحقیق یہ ہے کہ آپؐ کی دعوت خفیہ نہیں رہی کیونکہ جب آپؐ کو ﴿قُمْ فَاَنْذِرْ﴾ کا حکم مل چکا تھا تو یہ کیسے ممکن تھا کہ آپؐ تبلیغ نہ کریں۔ ہاں انداز حکیمانہ تھا۔

مصنف نے نبوت کے پہلے سال، دوسرے سال اور پھر تیسرے سال آپؐ پر ایمان لانے والوں کی فہرست دی ہے۔ دارارقم کو ایمان لانے والوں کی تربیت اور عبادت کا پہلا اسلامی مرکز قرار دیا ہے۔ آپ کی نبوی زندگی کے ابتدائی تین سالہ دور پر خصوصی تبصرہ کیا گیا ہے۔

کتاب معلومات افزا ہے اور اس قابل ہے کہ مصنف کی تحقیق سے فائدہ اٹھایا جائے تاہم کمپوزنگ شایان شان نہیں۔ بہت سی غلطیاں ہیں۔ ٹائٹل پر کتاب کا نام جلی حروف میں لکھا ہوا ہے۔

10 Steps to Maximizing the Last Ten Days of Ramadan

The last ten days of Ramadan are very precious indeed:

Allah's Messenger *(SAW)* used to exert himself in devotion during the last ten nights to a greater extent than at any other time." ***(Muslim)***

Hazrat Aisha *(RA)* reported that with the start of the last ten days of Ramadan, the Prophet *(SAW)* used to tighten his waist belt (i.e. work hard) and used to pray all the night, and used to keep his family awake for the prayers. ***(Bukhari)***

So we need to tighten all of our belts especially in these last ten days and do as much as we can to thank Allah *(SWT)* and worship him and ask him for forgiveness.

Here are some ways that we can all make the best of these precious last ten days of this most blessed month:

1. Make a timetable for oneself for the last ten days

One should make a timetable for oneself so that one can make the best of these last 10 precious days.

One can include the times that one will read the Qur'an and how much one will read like one juz (Chapter) or half a juz etc., as well as certain Nafil prayers one will do throughout the day and night and any worship that one will do etc. Making a structured timetable may help one to better organize oneself especially in these precious days 10 days.

2. Spend the last 10 days in I'thikaaf

I`tikaf is the seclusion and staying in the Masjid with the intention of becoming closer to Allah *(SWT)* by doing constant remembrance, glorification and worship of Allah *(SWT)*.

One should perform as many Nafil prayers as possible and recite much of the Qur'an and contemplate on its meanings, read books on Islam and keep ones lips moist with the constant glorification and remembrance of Allah *(SWT)*.

`Aishah *(RA)* reported that the Prophet *(SAW)*, "Used to perform i'tikaf in the last ten days of Ramadan until Allah the Mighty and Majestic, took him. ***(Bukhari and Muslim)***

3. Recite the Qur'an abundantly

Both fasting and recitation of the Qur'an in Ramadan act as intercessors with Almighty Allah *(SWT)* for the true believer who observes them.

The Prophet *(SAW)* is reported to have said, "Fasting and the Qur'an will intercede on behalf of Allah's servant on the Day of Judgment. Fasting will say, "O my Lord! I prevented him from food and desires during the day, so accept my intercession for him." And the Qur'an will say, "O my Lord! I prevented him from sleeping by night, so accept my intercession for him." The intercession of both will thus be accepted. ***(Ahmad)***

4. Strive to gain forgiveness

One should strive and do their utmost to gain the mercy of Allah *(SWT)* in these last ten days especially. If one leaves Ramadan without gaining the mercy of Allah *(SWT)* then surely they are the most unfortunate ones and are the biggest losers in this world and the next.

Aisha *(RA)* said: "I asked the Messenger of Allah: 'O Messenger of Allah, if I know what night is the night of Qadr, what should I say during it?' He said: 'Say: O Allah, You are pardoning and You love to pardon, so pardon me.' " ***(Ahmad, Ibn Majah, and Tirmidhi)***

5. Do Parents Khidmat (Help)

We should always be the best towards our parents at all times and not even say *"uff"* to them and in Ramadan and in particular the last ten days we should increase ourselves in helping our Parents and being the best towards them and making them happy and smile.

A man asked Prophet Muhammad *(SAW)* "What kinds of deeds are best in the sight of Allah?" He replied, "To pray on time, to be good and kind to parents, and to strive in the path of Allah". ***(Bukhari)***

6. Do much Supererogatory Prayers (Nafil)

Supererogatory prayers (Nafil) are one of the best ways to get close to Allah *(SWT)* as well as filling up our account of good deed. We have to invest as much as we can into the hereafter to just to this world.

Abu Hurairah *(RA)* reports that the Prophet *(SAW)* said: "The first thing that the people will be called to account for on the Day of Resurrection will be the prayers. Our Lord will say to the angels although He knows better: 'Look into the Salah of my servant to see if he observed it perfectly or been negligent in it. So if he observed it perfectly it will be recorded to his credit, but if he had been negligent in it in any way, Allah would say: See if My servant has any supererogatory prayers. Then if he has any supererogatory prayers, Allah would say: Make up the deficiency in My servant's obligatory prayer with his supererogatory prayers.' Thereafter all his actions will be examined in like manner". ***(Abu Dawud)***

It is recommended that you recite in your prayers as much of the Sacred Quran as you know. If you happen to know by heart the whole of the Sacred Quran you may, in at least 3 nights or most 4 nights of Tahajjud effectuate the complete reading of the Sacred Quran, otherwise as much of it as is in memory.

7. Increase in Dhikr (Remembrance of Allah)

We should glorify Allah *(SWT)* night and day, especially in these last ten days of the blessed month of Ramadan. Remembering Allah *(SWT)* much through acts of dhikr brings much peace and tranquility to the heart. It also gives us a sense of T*aqwa* (Fear of Allah), a consciousness that makes us realize that Allah Almighty *(SWT)* is ever near and that we should always strive to please Him.

Allah (SWT) says in the Qur'an,

"...Verily, in the remembrance of Allah do hearts find rest." ***(13:28)***

and

"Remembrance of Allah indeed is the greatest virtue." ***(29:46)***

8. Make much Supplication (dua)

We should be very busy in Dua as much as we can especially in the last ten days and nights of the blessed month of Ramadan. How unfortunate is the one who does not make use of these last ten nights to supplicate to his Lord.

Allah *(SWT)* says in the Qur'an,

"Is not He (best) who listens to the (soul) distressed when it calls on Him, and who relieves its suffering." ***(27:62)***

Aisha *(RA)* is reported to have said, "No believer makes Dua and it is wasted. Either it is granted here in this world or deposited for him in the Hereafter as long as he does not get frustrated."

9. Seek out Laylatul Qadr (Night of Power)

So valuable is this Night of Qadr that the Quran devotes an exclusive Surah to it "Lailatul Qadr is better than a thousand months". ***(97:3)***

This one night surpasses the value of 30,000 nights. The most authentic account of the occurrence of the Night indicates that it can occur on any one of the last ten, odd numbered nights of Ramadan. We should strive to stay up at least on the odd nights of the last ten days because if we pray on these nights then surely we would have caught this most powerful night and this would mean we would have a reward of 83 YEARS OF WORSHIP!

10. Assess and evaluate yourself and make the changes for the rest of the year!

While the practice of fasting during Ramadan is widely followed, the instruction about self-evaluation has largely been forgotten. Self-evaluation means to assess where you are in life, set goals for the future, and think of what you can do to get there. The process of self-evaluation makes you pro-active in directing your life. Unless we take the initiative our lives will be shaped by circumstances.

We need to assess ourselves and since this month made us prevent ourselves from doing many of the sins we may usually do why should we go back to those sins now that we have stopped or reduced them?

Let us continue with the good habits that we have gained and acquired in Ramadan and take them with us throughout the rest of the year.

May Allah *(SWT)* guide us all to the right path and make us pious servants of His. Aameen.

Source: www.Islamic-city.com